ان هذه تذكرة فمن شاء اتخذ الى ربه سبيلا

الحمد ولله الشكر کہ رسالہ عجالہ افادہ وافاضہ در اصل اعنے

دليل الوصل في جواب سند القول مع الفصل

۱۳۰۲

بفرمائش جناب مولوی سید بہادر علی شاہ صاحب مصنف رسالہ ہذا

بمطبع یوسفی دہلی طبع شد

تعداد طبع ۵۰۰

قیمت فی جلد ۳ر

Presented By : Rana Jabir Abbas

العلوم
کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ہدانا لدینہ الذی اصطفاہ۔ وسبیلہ الذی ارتضاہ۔
والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سید المرسلین۔ والخیرۃ وآلہ الطیبین الطاہرین

اما بعد کہتا ہے بندہ درگاہ سید بہادر علی شاہ متوطن چٹیاں و نزیل جلال پور
جٹان محلہ خیری ضلع گجرات حال وارد امروہہ ضلع مراد آباد آج تیسری فروری ہفتہ کو
ایک پرچہ در مبحث مسئلہ خلافت مع التفصیل بلا فصل حضرت سید محمد ثاقب حسین ولد
سید رحمت علی ساکن امروہہ محلہ دربار کلاں طالب جواب احقر کے پاس پہنچا جسکو کسی حضرت مخفی
نامعلوم الاسم نے بارادہ توہین مذہب شیعہ اثنا عشریہ کثرہم اللہ ثبت البریہ جھوٹا الزام دیکر
بغرض مہر کہ دہی عوام شیعہ مطبع اعتشامیہ مراد آباد میں طبع فرما کر شائع کیا ہے اُس میں چار
کتب کا حوالہ دیا ہے ایک منہاج الحجہ والتقیہ وعمدہ شرح لمعہ تفسیر مجمع مسالک جو حقیقت میں
الراسخی تحریر ہوا ہے مفاد عبارات کتب موصوفہ درحقیقت صحیح اور مطابق غرض تحریر کنندہ ہوتی
تو ہرگز بلا اظہار اسم کاتب مرقوم نہ ہوتی کیونکہ حضرت کاتب کو اپنے نام کا چھپانا استخفت

jabir.abbas@yahoo.com
MAAB 1431
maablib.com
Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

جائز ہوتا کہ جب اُنکے مذہب میں **تقیہ** روا ہوتا اور جب اپنے مذہب کے برخلاف برتاؤ کیا تو ثابت ہو گیا کہ اس شخص کا مضمون عبارت اور دعوی از سرتا پا کل غلط ہے مگر چونکہ پرچہ مذکور عوام الناس کے لیے ایک خسپوش گڑھے کی مثال ہے باین سبب اور نیز بنا برین کہ احقر کو جوابدہی کی تکلیف دیگئی فرض ہوا کہ مین اپنے برادران مومنین کو اسکے مکر و فریب سے آگاہ کرون اور مقامات نشیب و فراز سے اطلاع دون اس لیے کچھ لکھنا شروع کیا اور جب یہ مجموعہ بفضلہ تعالی تیار ہو گیا تو اسکا نام ہمنے **دلیل الوصل فی جواب القول مع الفصل** رکھا

مخفی **نرہے** کہ دنیا بھر مین جس قدر مذاہب وادیان ہین انمین ہر ایک مذہب والے کے اکثر افعال و اقوال و اعمال اہل مذہب غیر کے واسطے باعث رنج و ملال و موجب کلفت و کلال ہین لیکن بلا اتفاق جملہ فرقہائے غیر علاج اس مرض کا بجز اتفاق تمام افراد انسان ایک ہی مذہب و ملت پر طبعا یا کرہا خارج از احاطۂ امکان ہے کیونکہ بحکم حدیث متفق علیہ سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثَۃٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً اہل اسلام کے تہتر فرقے ہین جنمین سے ایک فرقہ بوجہ تکمیل ایمان ناجی ہے اور باقی ناری ہین قطع نظر غیر فرقون کے دو فرقے یعنے گروہ شیعہ اثنا عشریہ اور فرقہ سنت و جماعت مین ایک مابہ الامتیاز اظہار کلمۂ طیبہ اَشْهَدُ اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰہِ خلیفۃ رسول اللہ بلا فصل ہے شیعہ اثنا عشریہ اسکے مضمون برکت مشحون کی حقیت کا اعتقاد رکھتے ہین اور سنی لوگ نہین رکھتے اس کلمہ کا اظہار عین اظہار اعتقاد ہے پس اظہار کلمۂ ہذا مین دو صورتین نظر آتی ہین **پہلی صورت** یہ ہے کہ اظہار عقائد مذہبی مین کوئی جرم سرکار متصور ہو اس صورت مین جملہ مذاہب کے لوگونکو علی العموم اور شیعہ و سنی کو علی الخصوص حکام وقت کی جانب سے اس مضمون کا حکم قطعی ضرور صادر ہونا چاہیے کہ کوئی شخص اپنے مذہب کے عقائد کا اظہار کسی قول و فعل و عمل مین نہ کرنے پائے

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

اگر اظہار کریگا تو مستوجب سزا ہوگا **دوسری صورت** یہ ہے کہ اظہارِ عقائدِ مذہبی مین کوئی جرم سرکار متصور نہو اس صورت مین ہر شخص فقط بہ نیتِ ثواب اور محض عبادت اور تعمیل حکم معبود سمجھکر اپنے عقائدِ مذہبی کے اظہار کا ہر وقت مجاز و مختار ہے کیونکہ درین صورت آزادی از جانب سرکار دولتمدار ہے اب اگر زید کا مذہب اور عمرو کا اور ہو اور عمرو بذریعہ جھوٹے الزام کے خواہ کسی وجہ سے زید کو دہوکہ دیکر اظہارِ شعارِ مذہبی زید کو زید سے ترک کرانیکا ارتکاب قبیح مین لائے تو عمرو نہایت سخت دہوکہ دہی زید کا مرتکب ہوگا جو کہ ہر ایک مذہب ملت مین سخت ممنوع ہے اب ہم اُس پرچۂ مطبوعہ کی عبارت کا فقرہ فقرہ احاطۂ تحریر مین لاتے ہین انصاف پسند لوگ اولا اس قائل کی دہوکہ دہی کو ملاحظہ فرمائین پھر ہمارے سچے سچے بیان کا لطف اُٹھائین

قولہ حضرات شیعہ اذان مین کلمہ اَشْھَدُ اَنَّ اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰہِ اور بعض شہرون مین چندے روز سے خَلِیْفَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ بِلَا فَصْلٍ زیادہ کرتے ہین **اقول** یہ عبارت دو فائدے پر مشتمل ہے **پہلا فائدہ** یہ کہ اس عبارت کے قائل صاحب کوئی مسلمان ہی آدمی معلوم ہوتے ہین باین قرینہ کہ انہون نے ایک ہی کلمہ شہادت پر اعتراض کیا اگر مسلمان نہوتے تو انسدادِ کل اذان کے مضامین تحریر فرماتے اور جبکہ انہون نے مسلمان ہوکر بمقتضائے تعصب یہ ارتکاب کیا تو جو لوگ مسلمان نہین ہین کیا انکو کل اذان کے لئے تحریرِ مضامین انسداد کی جرأت نہو گی اگر شاید خدانخواستہ ان مسلمان صاحب کی حسب مراد کلمۂ شہادت کا انسداد ہو گیا تو معاذ اللہ غیر مسلمان لوگون کو بھی حوصلہ انسداد کل اذان و نیز دیگر ضروریاتِ اسلام کا بڑھ جائیگا پھر اسلام مین ایک فتنۂ عظیم برپا ہوگا اُس فتنہ کے کانٹے نہین جو وقت ہے حضرت قائل اور انکے مسلمان بھائیون کے دامن الجھین گے تب انکے اُس نخلِ بیان کا ثمرہ رنگ لائیگا اور اَلْفِتْنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ کا کل مضمون بہار دکھائیگا **دوسرا فائدہ** یہ ہے کہ قائل صاحب نے عبارت ہذا

دوسری صورت
پہلا فائدہ
دوسرا فائدہ

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

میں دو مطلب نہایت نفیس قرار دیے ہیں **پہلے** یہ کہ کلمہ حقہ خلیفۃ رسول اللہ بلا فصل
کی جدت و زیادت **دوسرے** یہ کہ فقرہ طیبہ اشہد ان امیر المومنین علیاً ولی اللہ
کی قدامت بوجہ مسکوت عنہ ہونے جدت کے اور زیادت یہ دونو مطلب انکے حرف عطف سے
جو عبارت۔ اور بعضے شہروں میں چند روز سے میں واقع ہے ظاہر ہوتے ہیں پس قولہ
اشہد ان امیر المومنین الخ معطوف علیہ اور قولہ خلیفۃ رسول اللہ بلا فصل معطوف
قرار پایا یہ بات تو قائل صاحب نے بھی کسی نحوی سے سنی ہوگی کہ معطوف علیہ و معطوف کا ایک ہی
حکم ہوتا ہے اگر حکم قدامت ہو تو دونو کے واسطے اگر حکم جدت ہو تو دونو کے لیے لیکن معطوف معطوف
علیہ کا حکم میں تابع ہوتا ہے اس تقریر سے ثابت ہوا کہ کلمہ خلیفۃ رسول اللہ بلا فصل کی جدت
باطل ہے جبکہ دونو کے واسطے قدامت ثابت ہوئی اور جدت مرتفع ہوئی تو ان دونو کی زیادت
بھی باطل ہے کیونکہ موصوف بصفت قدامت زیادت و نقصان کو قبول نہیں کرتا **اب** ہم
کہتے ہیں کہ قائل صاحب کا نفس مطلب ہم تو سمجھ گئے مگر وہ بھی تو فرمائیں کہ اپنے اس قول کو کس
مراد سے صادر فرمایا ہے آیا دونو کی جدت کے قائل ہیں یا قدامت کے بنا بر شق اول معطوف
علیہ کو مسکوت عنہ کیوں قرار دیا اور بنا بر شق ثانی معطوف کے واسطے جدت کیوں ظاہر کی یا یہ
الفاظ کہ (اور بعض شہروں میں چند روز سے) سبحان اللہ آنحضرت نے کیا ہی موصل الی المطلوب
عبارت تحریر فرمائی ہے اے صاحب **شعر** گر ہمیں مکتب است و این ملا ۔ کار طفلان خراب خواہد شد
کے مصداق سے احتراز کیجیے ایسی عبارت کے صنائع و بدائع دیکھ کر کہیں آپکے پیرو لوگ آپکی
بیعت سے دست بردار ہو جائیں **اگر آپ** فرمائیں کہ معطوف علیہ اور معطوف دونوں میں
جدت و زیادت ہے مگر فرق یہ ہے کہ معطوف علیہ میں کلیتہً ہے اور معطوف میں جزئیتہً تو ہم دو
طریق سے جواب دیتے ہیں گے **طریق اول** یہ ہے کہ جب معطوف علیہ کی کلیت جدت زیادت

کلام حضرت قائل کی ترکیب نحوی یہ ہے کہ قولہ (حضرات شیعہ) مبتدا ہے اور قولہ (زیادہ کرتے ہیں) فعل ضمیر ہیں فاعل کی حضرات شیعہ کی جانب

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

کے قائل ہوئے تو گویا اجتماعِ ضدین کے قائل ہوئے جب کلیت آگئی تو جدت و زیادت کہاں رہی اگر جدت و زیادت کی کلیت ہو گی بھی تو اجماع کی جانب سے ہو گی اور ظاہر ہے کہ معطوف علیہ کے مضمون پر کل امت محمدی کا اجماع واقع ہو چکا ہے پھر وہ جدید اور زیادہ کیونکر ہو سکتا ہے اسی طرح معطوف کو بھی سمجھنا چاہیے **طریق دوم** یہ کہ معطوف علیہ اور معطوف کا تذکرہ نزد گروہ شیعہ عبادت ہے کیونکہ ذکر علی مرتضیٰ ہے اور حدیث متفق علیہ فریقین سے ثابت ہے کہ ذکرِ علی عبادت ہے اور کسی عبادت میں جدت و زیادت ہو ہی نہیں سکتی پس معطوف علیہ اور معطوف کیونکر جدید اور زیادہ ہونگے **تیسرا فائدہ** یہ ہے کہ حضرت قائل قدس شاید اپنے ہاں کی احادیث کو کسی معتبر شخص سے کہیں سن پایا ہے یا اپنی کتب احادیث پر خود نظر اندازی کی بھی تکلیف فرمائی ہے جس سے کلمہ اشھد ان امیر المومنین ع کی جدت کو مسکوت عنہ قرار دیا واضح ہو کہ کتب احادیث اہل سنت میں جو کچھ درباب اذان و اقامت مذکور ہے وہ یہ ہے **شروع شب معراج سے بعد کو** باوجود اختلاف قبل یا بعد ہجرت کے یہ اذان و اقامت جسکی ابتدا مشورہ سے ہے اور ثبوت خواب عبداللہ بن زید وغیرہ سے ہے اہلِ اسلام میں رائج ہوئی **کتاب** صحیح بخاری چھاپہ لاہور سنہ ۱۳۰۰ ہجری پارہ ۳ کے صفحہ ۳۰۴ سطر ۱۷ میں ایک حدیث مع ترجمہ مذکور ہے وہ حدیث اور وہ ترجمہ یہ ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ ذَكَرُوا أَنْ يُعْلِمُوا وَقْتَ الصَّلَوٰةِ بِشَيْءٍ يَعْرِفُونَهُ فَذَكَرُوا أَنْ يُورُوا نَارًا أَوْ يَضْرِبُوا نَاقُوسًا فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الْإِقَامَةَ رواہ البخاری

ترجمہ انس ابن مالک سے روایت ہے جب لوگ بہت ہو گئے یعنی مسلمان زیادہ ہو گئے

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

اُنہون نے ذکر کیا کہ نماز کے لئے کوئی نشانی مقرر کرنا چاہیے جسکو وہ پہچان لین پھر اُنہون نے
تذکرہ کیا کہ آگ جلا دین یا ناقوس مارین آخر بلال حکم دیئے گئے اذان کے الفاظ دو دو بار کہنے
کے لیے اور اقامت کے الفاظ ایک ایک بار کہنے کے لئے (اور کتاب مذکور کے صفحہ ۲۰۲ کی
سطر مین یہ حدیث مع ترجمہ مذکور ہے) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ
وَأَنْ يُوتِرَ الْإِقَامَةَ إِلَّا الْإِقَامَةَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے بلال حکم دیے
گئے (یعنے آنحضرت نے انکو حکم دیا) جیسے اور ہرگز نہ چاہا کہ اذان کے الفاظ دو دو بار کہین اور اقامت
کے الفاظ ایک ایک بار مگر قد قامت الصلوٰۃ کا لفظ عبارت الفاظ اذان یہ ہین اللّٰہ اکبر
اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ اشہد ان محمدا رسول اللّٰہ حی علی الصلوٰۃ
حی علی الفلاح اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ یہ کلمات اذان چودہ ہوئے اور
الفاظ اقامت یہ ہین اللّٰہ اکبر اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ اشہد ان محمدا رسول اللّٰہ
حی علی الصلوٰۃ۔ حی علی الفلاح قد قامت الصلوٰۃ اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ
یہ کلمات اقامت نو ہوئے (آنکے بعد سنہ ہجری میں بعد مراجعت از حنین جناب رسول کونین
نے ابو محذورہ صاحب کو ایک اذان و اقامت تعلیم فرمائی اور اسی اذان و اقامت متاخر کی
تعمیل کا حکم مسلمانون کو ہوا اور وہ یہ ہے اللّٰہ اکبر۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ۔ اشہد
ان محمدا رسول اللّٰہ ترجیع حی علی الصلوٰۃ۔ حی علی الفلاح تثویب اللّٰہ
اکبر۔ لا الٰہ الا اللّٰہ یہ کلمات اذان اُنیس ہوئے (اور الفاظ اقامت یہ ہین اللّٰہ
اکبر۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ۔ اشہد ان محمدا رسول اللّٰہ ترجیع حی
علی الصلوٰۃ۔ حی علی الفلاح تثویب قد قامت الصلوٰۃ اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

یہ سترہ کلمات اقامت ہوئے) محدثین و فقہائے اہلسنت متفق ہیں کہ ابومحذورہ کی حدیث پر عمل کرنا بہتر ہے بچند دلیل **اول** اسلئے کہ یہ اذان و اقامت متاخر ہے اور خود حضرت صلعم کی تعلیم ہے نہ کسی کا مشورہ نہ خواب بلکہ حکم خدا و رسالت مآب **دوم** مشتمل ہے زیادت پر جو غیر منافی ہے قبول اسکا واجب ہے **سوم** مسلم و شافعی و مالک و احمد و جمہور علما کا یہ قول ہے کہ اذان میں **ترجیع** ثابت ہے **چہارم** اہل مکہ و مدینہ اسپر عامل رہے اور ہمیشہ عمل کرنا انکا بھی ترجیح دیتا ہے اسی اذان و اقامت کو معمول بہ قرار دینے پر **پنجم** حدیث ابومحذورہ کو امام حازمی نے ناسخ و منسوخ میں نکالا ہے اور یہ حدیث ناسخ ہے حدیث عبداللہ بن زید وغیرہ کی جو بروایت انس مذکور ہو چکی پس ایک گروہ اہل اسلام یعنی شیعہ حدیث ناسخ کا عامل ہے دوسرا گروہ کثیر اہلسنت ناسخ و منسوخ کا دونو کو ملا کر عامل ہے پھر بر خلاف بھی دونو کے ہے کیونکہ اذان اول میں کل الفاظ دو دو بار تھے مگر انکے پہلے اللہ اکبر اور اخیر کو لا الہ الا اللہ کے کہنے میں حکم ناسخ پر عمل کیا یعنے تکبیر چار بار ابتدا میں اور لا الہ الا اللہ ایک بار آخر میں قائم کرلی اور **ترجیع و تثویب** جو اذان دوم ناسخ میں تھی اسکو ترک کیا اور اذان منسوخ کا طریقہ اختیار کیا یہ تو اذان میں عمل واقع ہوا مگر کل جملے دو تہائی میں اور پانچویں وقت میں بر خلاف ہر دو اذان ناسخ و منسوخ کے سترہ کلمے کر دئے یہی اذان رہی نہ وہی اذان رہی اور اقامت میں بر خلاف حکم حدیث دوم ناسخ کے چل پڑے کہ ترجیع و تثویب کو ترک کیا اور حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے کہنے میں بر خلاف ہر دو یعنے ناسخ و منسوخ کے عمل کیا کیونکہ دونو حدیث میں ایک ایک دفعہ کا حکم تھا مگر اہلسنت دو دو مرتبہ کہنے لگی تو نتیجہ یہ ہوا کہ اب اس گروہ اہلسنت کے استعمال میں کلمات اذان ۱۹ اور کلمات اقامت بھی پندرہ ۱۵ قرار پائے حالانکہ ترجیع کی اذان کے سترہ کلمے ہوگئے اس گروہ اہلسنت کے بزرگوں نے یہ طریقہ قائم کیا تھا پھر انکے تابعین و تبع تابعین بمصداق بَل وَجَدنَا عَلَیہِ اٰبَاءَنَا وَلَو کَانَ اٰبَاؤُھُم لَا یَعقِلُونَ شَیئًا

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

انکی تقلید واتباع پر قائم ہوگئے لیکن خاص فرقۂ مومنین بمفاد وجوب الانقیاد مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ ارشادِ جناب رسولِ مجاز کو بلا اختلافِ قیاساتِ خود عمل میں لایا اور آئندہ کو بھی لاتا رہیگا اور انہیں کلمے اذان کے بلا شہادت ولایت وخلافت امیر المومنین جسکو اجلۂ علماء عظماء محدثینِ اہلسنت نے ترجیع سے تعبیر کیا ہے پورے ہی نہیں ہوسکتے جیسا کہ عنقریب مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ پس باین جہت کہ شہادتِ ولایت وخلافتِ امیر المومنین پر ترجیع پورا پورا گواہ ہے جو اذانِ ابومحذورہ میں باتفاقِ علماء ثابت ہے حضرت قائل نے اشہد انّ امیر المومنین علی کی جدت کو مسکوت عنہ قرار دیا اور جو کہ ترجیع اذانِ ابومحذورہ میں ثابت ہے ہم بطریقِ اختصار اُسکا بیان کرتے ہیں **واضح ہو** کہ یہ حدیث ابومحذورہ جسمین اُنیس کلمے اذان کے اور سترہ کلمے اقامت کے ہیں مسلم چھاپہ کلان جلد اول کے صفحہ ۱۶۵ پر موجود ہے یہ حدیث بقول نووی صاحب شارح صحیح مسلم مذہب مالک وشافعی واحمد وجمہور علماء کے واسطے حجت بلیغ ودلیلِ واضح ہے قول نووی یہ ہے کہ ترجیع اذان میں ثابت ہے مشروع ہے یہ کہکر نووی نے اختلاف بیان کیا ہے کہ آیا ترجیع رکن ہے کہ بغیر اُسکے اذان ہی صحیح نہوگی یا وہ سُنت ہے رکن نہیں ہے یہانتک کہ اگر اسکو ترک کردے تو اذان صحیح ہوگی مگر کمالِ فضیلت ترک ہوجائیگا اور یہی صحیح ہے کہ انکے نزدیک مالک وشافعی وغیرہ کے نزدیک ترجیع سنت ہے اور ایک جماعت محدثین وغیرہ کے نزدیک جنمین ابوحنیفہ صاحب بھی شامل ہیں فعل ترجیع میں موذن مجاز ومختار ہے کرے یا نہ کرے لیکن اسکے بعد نووی صاحب تحریر کرتے ہیں وَالصَّوَابُ اِثْبَاتُہٗ یعنے ترجیع کا ثابت کرنا بہتر ہے اور بخاری پارہ ۳ صفحہ ۲۰۰ سطر ۱ میں ذکر حدیث ابومحذورہ صورت ترجیع کی یوں تصریح کی ہے اور ترجیع یہ ہے کہ پہلے شہادتین کو دو دو بار آہستہ سے کہیں پھر دو دو بار پکار کر کہیں یہ نووی نے شرح مسلم میں ذکر کیا ہے اور رافعی کے کلام سے نکلتا ہے کہ ترجیع آٹھ کلمات شہادت کے مجموع کا نام ہے یعنے اخفا واظہار سے کہنا

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

اور شرح مہذب اور تحقیق اور رد قائق اور تحریر مین یہ ہے کہ ترجیع اول کو کہتے ہین پس بنابر قول نووی صاحب شہادتین ۸ بار کہنے لازم ہوئین اس صورت مین سوائے تثویب اُنیس (۱۹) کلمات اذان ہوتے ہین اور تثویب ترک ہوتی ہے حالانکہ تثویب فعل صحابۂ جلیل الشان تھا جو تین طرح ثابت ہے **پہلے** طبرانی نے نکالا ہے کہ حضرت بلال کا اذان مین تثویب کہنا ثابت ہے **دوم** بیہقی نے اپنی کتاب مین نکالا ہے کہ ابن عمر کا تثویب کو لکھنا اذان مین ثابت ہے **سوم** مترجم کتاب بخاری کا قول ہے کہ زید بن ارقم اور ابوامامہ صاحب اور اہلبیتِ عترت سے بھی تثویب کا اذان مین ہونا ثابت ہے **چہارم** بخاری مذکور کے صفحہ ۹ ۳۰ سطر ۱ مین مرقوم ہے (اور اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ نماز فجر مین تثویب ہے) **اب** ہم یہ کہتے ہین کہ جب تثویب بھی ثابت ہے تو بلا تثویب کوئی اذان درست نہ ہوگی پس بنابر شمولِ تثویب دو کلمے تثویب کے اور چہ کلمے شہادتین کے داخلِ اذان رہین گے اُسوقت ۱۹ کلمے اذان ابو محذورہ صاحب کے پورے ہونگے اور اذان صحیح ہوگی اس تقریر سے آٹھ کلمات شہادتین ہونیکا بطلان ظاہر ہوا کیونکہ تثویب شامل قرار پائی جبکہ دو کلمے تثویب کے داخلِ اذان ہین تو آٹھ کلمے شہادتین کے پھر کیسے اور اگر آٹھ کلمے شہادتین کے بھی رہین اور دو کلمے تثویب کے بھی جیسا کہ تثویب کہنا فعلِ صحابہ تھا تو اذان کے اکیس کلمے ہوجائین گے یہ امر برخلاف کل احادیث کے ہے اور قول رافعی کی بنا پر ہم کہتے ہین کہ جن آٹھ کلماتِ شہادت کے مجموعہ کو اخفا و اظہار سے کہنا ترجیع ہے تو چار شہادتین جو اخفا سے کہین اور بعد اُسکے اُنہین شہادتین کو چار بار باواز بلند کہا یا برعکس اسکے تو باوجود گمان رکنِ اذان ہونے اس ترجیع اور سنت ہونے اسی ترجیع کے جسکا بیان پہلے ہوچکا ہے اہلسنت کا اس ترجیع کو بالکل تارک ہونا قول رافعی کو باطل کرتا ہے کیونکہ جب ترجیع آٹھ کلماتِ شہادت کا مجموعہ ٹھہرا اور وہ بھی رکنِ اذان یا سنت

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

ہے تو اہلسنت اس کن یا اس سنت کو کیون ادا نہین کرتے اور اگر چار کو ترک کرتے ہین تو چار کو
لیتے ہین تو عجیب ہے بران یہ کہ چار کے اظہار کے ساتھ اخفائے چار کا انکو کوئی فائدہ بھی نہین تو ترجیع
ہی عبث ہو گئی اور فعل عبث حرام ہوتا ہے ہان البتہ اگر چار شہادتین بلند آواز سے اور
دو شہادتین آہستہ آواز سے ادا فرمائی جائین تو لاریب اسکو عقل بھی تسلیم کرتی ہے اور تصدیق
فرمانِ خدا و رسول بھی ہوتی ہے اور اذان مین تثویب بھی داخل ہو جاتی ہے اور قرطبی وغیرہ کا بھی
قول اسوقت مین صادق آتا ہے جو کہا ہے کہ اذان کے الفاظ قلیل ہین مگر عقائد کے کل مسائل پر
مشتمل ہین ورنہ فرمانِ خدا و رسول و قول قرطبی وغیرہ کی تکذیب اور مخالفت فعلِ صحابہ اور
تکذیبِ مسلم و روایتِ ابی محذورہ کی وغیرہ وغیرہ بہت قباحتین لازم آئین گی اور حسبِ تحریر
شرح مہذب و تحقیق وغیرہ جس سے ثابت ہے کہ ترجیع اوّل کو کہتے ہین یہ بھی باطل ہے اسلیئے
کہ ترجیع کے معنے ہین رجوع کرنا اور جبکہ پہلے آہستہ کلمات شہادتین کو کہا جائے جیسا نووی کے
قول مین ہے تو ضرور ہوا کہ بعد انکے پھر بھی چار شہادتین کے آہستہ ہی کہنے پر رجوع کیجائے ورنہ
رجوع ہی نہو گا اور اگر اول کلمات شہادتین کو بلند آواز سے ادا کیا جائے بعد اذان قبل
حی الصلوٰۃ کہنے کے پھر بجانب دو کلمہ شہادتین کی آہستہ آہستہ بوجہ کسی مصلحت وقت کے رجوع
کیا جائے تو ان شہادتین کے اخفا سے ادا کرنیکا مفاد وہ پیدا ہو گا جو ہم قرطبی وغیرہ کے قول کے
ساتھ قبل ازین ذکر کر چکے آئندہ بھی یہ مضمون عبارت کتاب من لایحضرہ الفقیہ کی تطابق مین
مذکور ہوگا انشاء اللہ **یعنی** تصدیق فرمانِ خدا و رسول اور تصدیق قرطبی وغیرہ ہو جائیگی
کیونکہ خلافت و امامت عقائد مین داخل ہے تو ان شہادتین مین انکا اظہار ہوگا **اب ہم**
یہہ کہتے ہین کہ جب ایسی ایسی قوی وجوہ حضرت قائل کو اپنی کتب مین نظر آئین تو کلمہ اشہد ان
امیر المومنین علیاً ولی اللہ کی جدت سے سکوت کیا پس نہایت خوبی کے ساتھ اس کلمہ کی حقیت و

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

قدامت ثابت ہوئی اسی طرح کلمۂ خلیفۃ رسول اللہ بلا فصل کی بھی حقیت و قدامت ظاہر ہو گئی خواہ اس کلمہ کو حرف انّ کی بنفسہٖ خبر قرار دیکر جسکا اسم علیاً موصوفاً اپنی صفت ولیّ اللہ سے ملکر اسم ہوا ہے کل فقرۂ اشہد ان امیر المؤمنین الخ کا جزو مانا جائے جیسا کہ حضرت قائل صاحب نے اس جملہ کو اسی نہج پر تحریر کیا ہے یا اسکو بعد لفظ ولیّ اللہ خبر انّ خبر ثانی بحیثیت اگر خیال سہو حرف عطف از صاحب عبارت یا بلحاظ نسیان صاحبِ کتابت فقرۂ اشہد ان امیر المؤمنین الخ کا بمنزلۂ جزو سمجھا جائے ان دونو صورت مین کلمۂ خلیفۃ رسول اللہ بلا فصل جدید ہوگا کیونکہ صریح محال ہے کہ کل تو قدیم ہو اور اسکا جزو یا بمنزلۂ جزو جدید ہو

چوتھا فائدہ یہ کہ قائل صاحب نے خلیفۃ رسول اللہ بلا فصل کو جو کہ فقرۂ اشہد ان امیر المؤمنین الخ کا جزو یا بمنزلۂ جزو ہے فقرۂ موصوفہ سے اسلئے جدا کر کے تحریر کیا کہ سنت اکثر مسلمانانِ سابق کی پیروی ظاہر ہو یعنی جس طرح اُن لوگون نے بعد واقعۂ غدیر فصل درمیان جناب امیر و رسول بشیر و نذیر قائم کیا تھا گویا کہ بعاوت قدیمہ بزرگانِ خود اُسی طرح کا فصل قائل صاحب نے بھی درمیان فقرۂ اشہد ان امیر المؤمنین و کلمۂ خلیفۃ رسول اللہ بلا فصل ظاہر کیا حالانکہ بخوبی معلوم ہے کہ فصل درمیانِ نبیؐ و ولیؑ از قبیلِ محالات ہے جیسا کہ آئندہ اسکا بیان آنیوالا ہے انشاء اللہ تعالیٰ تو فصل درمیان کل فقرۂ اشہد الخ و جزو یا بمنزلۂ جزو لفظ خلیفۃ رسول اللہ بلا فصل بھی محال ہے فتفکر و لا تغفل

اب کلام حضرت قائل کے دھوکونکو ہم تحریر کرتے ہین واضح ہو کہ اُنکی عبارت سراسر خسارت مین کئی دھوکے واقع ہین **پہلا دھوکہ** یہہ دیا ہے کہ شیعہ کلمۂ ہذا کو اذان مین زیادہ کرتے ہین بھلا اُنسے کوئی صاحب پوچھین کہ اے حضرت یہ تو فرمائیے کہ شیعہ لوگ اذان مین انیس ۱۹ کلمات سے اور کونسا کلمہ زیادہ کرتے ہین ذرا اُن کلمات کا شمار تو کیجیے اگر گنتے گنتے

فائدہ

پہلا دھوکا

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

بھول جائے تو پھر گن لیجئے **ابو محذورہ** سے معتبر صحابی کی حدیث تو تمام اہلسنت کے
نزدیک معتبر ہے آپکے نزدیک وہ حدیث کیون مردود ہو گئی اس امر کا نہایت تعجب ہے کہ ابو
محذورہ کی حدیث ناسخ اور عبداللہ بن زید کی حدیث منسوخ ہے باوجود اسکے آپ نہ ناسخ
ہی پر عمل کرتے ہین نہ منسوخ پر بلکہ کچھ ناسخ سے چن لیتے ہین کچھ منسوخ سے بین لیتے ہین اور کچھ
زیادہ بھی کرتے ہین تب اذان واقامت ٹھیک بیٹھتی ہے اور خود ناسخ پر عمل نہین کرتے تو
اور بھی کسی کا اُس پر عمل کرنا گوارا نہین ہی معاملہ مین تین خطا مین آپ کی ظاہر ہوتی ہین کچھ
دوسرا دھوکہ ناسخ پر کچھ منسوخ پر کچھ اُن دونون کے خلاف پر عمل کرنا یہ **پہلی خطا** ناسخ پر خود عمل نہ کرنا
دوسری خطا ناسخ پر ترک تعمیل کی اور وہ کو ترغیب دینا **تیسری خطا** نہ
معلوم یہ آپکی اجتہادی خطائین ہین یا کیسی اور کس درجہ کی **دوسرا دھوکہ** یہ ہے کہ
شیعون کی طرف زیادہ کرنیکی نسبت دی ہے بلکہ یہ ایک بہتان صریح اور افترائے قبیح ہے اگر اس
کلمہ کو زیادہ کیا ہوگا تو آپکے حضرت ابو محذورہ صاحب نے یا آپکے اجلہ علما و فقہا نے جنہون نے
ترجیع و تثویب کو ضروریات اذان مین فرمایا ہے ہان شیعہ لوگون سے یہ قصور تو البتہ سرزد ہوتا
ہے کہ حسب تحقیق بعد حصول تصدیق حدیث ابو محذورہ پر بوجہ ناسخ ہونے کے کثرت سے عمل
کرتے ہین اور حدیث عبداللہ بن زید پر بسبب منسوخ ہونے کے کبھی عمل نہین کرتے اور برخلاف
تیسرا دھوکہ اہل تسنن خلط احکام کرتے ہین **تیسرا دھوکہ** یہ ہے کہ حضرت قائل نے اپنی عبارت مین لفظ
اذان کی قید کی ہے تو از بسکہ اس کلمہ کے کہنے سے شعار ایمان ظاہر ہوتا ہے خواہ تنہائی یا مجلس
کسی حالت مین کسی جگہہ کسی وقت ایک اذان ہی پر کیا موقوف ہے بوجہ ظہور شعار ایمان شیعہ
لوگ تو اپنے مردون کی تلقین مین بھی اس کلمہ کو کہتے رہتے ہین بلکہ فرقۂ شیعہ کی شناخت گویا
چوتھا دھوکہ اس کلمہ پہ ہے **چوتھا دھوکہ** یہہ کہنا ہے کہ بعض شہرون مین چند روز سے خلیفہ

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

رسول اللہ بلا فصل زیادہ کرتے ہین یعنی بعض شہرون کی اور چند روز کی قید کرنا یہ
ان قائل صاحب نے اپنے نزدیک عوام الناس کو ایک بہت بڑا دہوکہ دیا ہے اُنکو اطلاع نہین
کہ شیعیانِ اثنا عشریہ کثرہم اللہ رب البریہ جس جس شہر مین مسکن گزین ہین ہمیشہ ہمیشہ بادشاہانِ
بادشاہانِ عادلان مین بلا عذرِ شرعی اس کلمہ کو اعلان کے ساتھ کہتے رہے اور کہتے ہین
چنانچہ کتبِ تواریخ و سیر اس ہمارے مضمون کی مصدق موجود ہین البتہ بخوفِ حاکمانِ غیر
عادلان مثل بنی امیہ و عباسیان وغیرہ اس کلمۂ متبرکہ کو اُنکے ایامِ حکومت و سلطنت مین باخفا
کہتے رہے جسطرح زمانۂ رسولِ خدا مین بخوفِ منافقین باخفا بھی مذکور ہوتا رہا جسکی تعبیر محدثین
اہلسنت نے بلفظِ ترجیع کی ہے اسکا ذکر پہلے گزر چکا اور اگر اُسکے اظہار مین منافقین سے
کچھ خوف نہ تھا تو وہ لوگ جس کلمۂ حق کو دوسری بار بھی بلند آواز سے کہہ سکتے تھے آہستہ
کہتے ہی کیون تھے لیکن کتبِ حضراتِ اہلسنت سے یہ بھی ثابت ہے کہ زمانۂ جناب رسالتمآب
بلکہ خلافتِ حضرت ابوبکر تک کلمۂ الصلوٰۃ خیر من النوم کا اذان مین کہین کچھ پتہ اور نشان
نہ تھا **پانچوان دہوکہ** یہہ ہے کہ قائل صاحب نے عبارت مین بڑی جسارت کی ہے
کہ شیعون کی نسبت زیادتی کی دلیل جن کتب سے پیش کی ہے اُن کتب مین گروہ مفوضہ کے زیادہ
کرنے کلمۂ موصوفہ کا تذکرہ ہے چنانچہ اُن کتب کی عبارت سے یہ مطلب روشن اور من الشمس
اظہر ہے جبکہ مفوضہ اُسکو زیادہ کرچکے تو اب کوئی کیا زیادہ کریگا تحصیل حاصل محال
ہے اور شیعہ اثنا عشریہ کے اذان ہی مین زیادتی نہ کرنے کا کیا مذکور یہ لوگ تو کبھی احکامِ شرع
مین اپنا کوئی بھی حکم داخل اور اپنی تجویز خاص شامل نہین کرتے بخلاف علماءِ اہل سنت کہ اُنکی
بنا و مدارِ مذہب ادلۂ اربعہ یعنی نص و حدیث اجماع امت و قیاس امام پر ہے اُنکے ذریعہ سے
کیسی کیسی زیادتیان اور اختراعِ مسائلِ دین مین اُنہون نے کئے ہین کہ غیر مقلدین اہلسنت نے

اگر ان بادشاہانِ اہلِ اسلام کے نام اور احوال جن جن کے عہد سلطنت میں یہ کلمہ طیبہ اذان میں کہا جاتا تھا معلوم کرنا منظور ہو تو حضرت قاضی کتاب مطارح الانظار پر نظر ڈالیں کہ کبھی شیعیانِ اثنا عشریہ کے واسطے اُس کے باعلان کہنے سے روک ٹوک کسی کی ثابت ہے نہیں ۱۲ منہ

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

مجلداتِ ضخیمہ و اسفارِ جسیمہ انکے طعن و طنز و تشنیع سے بھرے ہوئے ہین من شاء فلیرجع الیہا اسکے علاوہ
یہ کہ اگر شیعہ اثنا عشریہ اسکو زیادہ کرتے تو بدعت ہوتی اور بدعت مین شیعون کے نزدیک برکت
ہوتی ہی نہین حالانکہ کتبِ سلف و خلفِ شیعہ مین بالاجماع والاتفاق اس کلمہ حقہ کو کہنا اذان
مین باعثِ برکت مرقوم ہے کما سیجی انشاء اللہ تعالی اور شیعون کے نزدیک جو بدعت مین برکت
نہین ہوتی اسکی دلیل وہ حدیثِ صحیح ہے جسکو بڑے بڑے علمائے اہلسنت نے اپنی کتبِ احادیث
مین رواتِ ثقات سے نقل کیا ہے عبارت مع ترجمہ ملاحظہ کیجیے **كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ**
ترجمہ ہر ایک بدعت گمراہی ہے انتہی لیکن شاید حضراتِ اہلسنت کے نزدیک کسی بدعت
مین برکت بھی ہوتی ہے اسکی دلیل یہ ہے کہ تراویحِ مخترعہ حضرتِ عمر کو باعثِ برکت سمجھکر بجا لاتے
ہین اور حرمتِ متعہ وغیرہ مجوزہ حضرتِ عمر پر ابتک قائم چلے جاتے ہین اسی جہت سے حدیث
مذکور مین لفظ کل کو بمعنی بعض بتاتے ہین جیسا کہ مسلم چھاپۂ کلان کے صفحہ ۲۸۵ مین مرقوم ہے
اور یہ خیال نہین فرماتے کہ ہر ایسا قیاسِ خفی باوجودِ شرائطِ اتحاد اپنی تاویلِ سخیف و علیل غیر
منتج نتیجہ پہنچائین گے پھر بجز نقصانِ مسائلِ فقہ اور کوئی نتیجہ نہ نکلے گا **قولہ** اصرار ان کلمات کی زیادتی پر
الخ حد سے زیادہ اصرار ہے **اقول** غلط ہے کہ ان کلمات کی زیادتی پر اصرار ہے بلکہ ان کلمات کی
زیادتی ذکر پر اپنے ہر عمل مین اصرار ہے کیونکہ حسبِ ارشادِ پروردگار یعنی آیہ وافی ہدایہ **قُلْ تَعَالَوْا**
نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ الخ
اور بموجب بیانِ صدق توامان جنابِ سید ابرار یعنی حدیث **اَنَا وَعَلِيٌّ مِنْ نُورٍ وَاحِدٍ**
اور بمفاد آیہ کریمہ **اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ** اور بموافقِ
حدیث **لَحْمُكَ لَحْمِيْ وَدَمُكَ دَمِيْ** وغیرہ وغیرہ اتحاد بذاتِ جنابِ رسولِ مختار و حیدر کرار
کالشمس فی رابعۃ النہار ظاہر و آشکار ہے اگرچہ زیادہ تصریح و توضیح مماثلت و مساوات درمیان

Presented By : Rana Jabir Abbas
Contact: jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

احمد و علی ور کار ہے تو ہماری کتاب میزان الحق والباطل فی ردّ الغوی المارد والعاطل ہم سے طلب کر کے ملاحظہ فرمائیے کہ اسمین اس مطلبِ علی و مقصدِ قصوی کا اظہار اور ۳۱۱۲ آیاتِ قرآنی کا مع تطبیقِ احادیث متفق علیہ ثبوت ہین مطلوب خیر اسلوب حساب و شمار ہے اگر طوالت بیانات کا خوف طاری ہو تو میری کتاب براہینِ بازغہ بجواب حجۃ بالغہ ہی کا مطالعہ کیجیے جسمین پانسو ستائیس ۵۲۷ آیات قرآن سے مع مطابقتِ احادیث جناب رسولِ ودود اثبات اس بات کا موجود ہے جبکہ نبی و ولی مین یہ شانِ اتحاد ہے جسکا شاہد رب العباد ہو اور بمنیہ قول رسول امجاد ہو تو اُن دو نو بزرگوار مین فاصلہ ہونا مطلق بے بنیاد ہے جبکہ گروہِ شیعہ کو احادیث متفق علیہ پر اعتماد ہے اور قولِ مخبرِ صادق فاذا قال احدکم لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ فلیقل علی امیر المؤمنین یاد ہے جسمین معیتِ ذکرِ توحیدِ خدا و رسالتِ حضرت محمد مصطفےٰ و امارت و امامت جناب علی مرتضیٰ کا ارشاد ہے اور حدیثِ جناب رسول صلعم عنی ان اللہ تعالیٰ جعل لاخی علی بن ابیطالب فضائل لا تحصی فمن کتب فضیلۃ من فضائلہ لم تزل الملائکۃ یستغفرون لہ ما بقی لتلک الکتابۃ رسم و اثر ومن ذکر فضیلۃ من فضائلہ مقرا بہا غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر ومن نظر الی فضیلۃ من فضائلہ غفر اللہ لہ الذنوب التی اکتسبہا بالنظر ومن استمع فضیلۃ من فضائلہ غفر اللہ لہ الذنوب التی اکتسبہا بالاستماع

ترجمہ بیشک اللہ تعالیٰ نے قرار دیے ہین میرے بھائی علی بن ابی طالب کے فضائل بیحد پھر جو کوئی لکھے ایک فضیلت اُنکے فضائل سے ہمیشہ فرشتے استغفار کرتے رہین گے اُسکے واسطے جبتک باقی رہے اُس کتابت کا نشان اور اثر اور جو کوئی ذکر کرے ایک فضیلت کا اُسکے فضائل سے اُنکا مقر ہو کر بخشیگا اللہ اُسکے پہلے گناہ اور پچھلے اور جو کوئی نظر کرے ایک فضیلت پر اُنکے فضائل کے

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

بخشے گا اللہ اُسکے وہ گناہ جنکو اُس نے حاصل کیا ہے نظر سے اور جو کوئی سُنے ایک فضیلت
اُنکے فضائل سے بخشے گا خدا اُسکے وہ گناہ جنکو اُس نے حاصل کیا ہے سماعت سے) بہر صورت
واجب الاتقیا ہے جبین کثرت ثواب ذکر فضائل امیر المومنین بلکہ زیادتی اجر کاتب و ناظر و سامع
فضائل و مناقب آنحضرت پر پورا پورا اشہاد ہے پس اہل ایمان پر نسبت اصرار ایسے کلمہ اطیب و
اطہر کے کیوں ایراد ہے اس مقام پر ایک ایسی حدیث تحریر کرنا منظور ہے جو کلمہ موضوعہ کے اصرار پر
گروہ شیعہ کے حسب مراد ہے اُس حدیث کا تنویر الایمان کلینی رحمۃ اللہ سے استناد ہے وہو ہذا بعینہ
قال محمد بن یحیی عن احمد بن محمد عن محمد بن ابی بصیر عن ابی الحسن الرضا عٰ
عن ابیہ عن ابائہ عن امیر المومنین عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ انہ
قال لما اسری بی الی السماء السابعۃ نزل ملک من السماء السابعۃ لم ینزل قبل ذلک
الیوم فقال اللہ اکبر فقلت کذلک اللہ ربی جل وعز حتی فرغ من الاذان
فقال امیر المومنین علیہ السلام جعلت فداک یا رسول اللہ لای شئ قال
المؤذن اللہ اکبر اربعا والباقی مثنی مثنی فبکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبکینا
لبکائہ ثم قال بذلک ما قال قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال ان قول المؤذن اللہ
اکبر ولا یقع علی قدمہ وازلیتہ وابدیتہ وعلمہ وقوتہ وقدرتہ وحلمہ وجودہ
وعطائہ وکبریائہ واذ قال المؤذن اللہ اکبر ثانیا فانہ یقول اللہ الذی لہ الخلق
والامر بمشیتہ کان الخلق الی ان قال واما قولہ اشہد ان امیر المومنین وامام
المتقین علیا ولی اللہ کانہ یقول قالت الملائکۃ قد تم عملکم یا امۃ محمد ما بعث
اللہ رسولا الا لیظہر نصرہ فعلیکم بعلی بن ابی طالب فلا تضیعوہ فانہ امامکم
وعماد دینکم القیم ولا یقبل اللہ عمل عبد الا بہ فتعاہدوہ یغفر لکم

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

ذنوبکم ویکفّر عنکم سیّئاتکم ولاتتولّوا عنہ وفی المرّۃ الثانیۃ اشھد انّ
امیر المؤمنین وامام المتّقین علیّا ولیّ اللہ فیقول یا عباد اللہ لاتغفلوا عن
ذمّۃ اللہ وذمّۃ الرسول المصطفیٰ یا معشر الناس انّی قد اخبرتکم بما الاتمّ دینکم
ولایستکمل ایمانکم واذانکم واقامتکم واصلوٰتکم ولاصومکم وحجّکم ونسککم و
خمسکم وزکوٰتکم ولامبدئکم ولامعادکم الّابہ قد اظھرہ اللہ لکم
فتمسّکوا بہ فانّہ حجّۃ اللہ علیکم بعد الرّسول وانّہ حبل
ممدود من اللہ الیکم فاعتصموا بحبل اللہ جمیعاً

ترجمہ کہا محمد بن یحییٰ نے روایت کی ہے احمد بن محمد نے محمد بن ابی البصیر سے اُنہوں نے ابوالحسن امام
سے اُنہوں نے اپنے پدر بزرگوار سے اُنہوں نے اپنے آبائے کرام سے اُنہوں نے امیر المومنین سے اُنہوں نے
رسول خدا صلعم سے کہ حضرت نے فرمایا جب لیگئے مجھکو چھٹے آسمان پر تو اُترا ایک فرشتہ ساتوین آسمان سے
جو اُس روز سے قبل نہ اُترا تھا تو اُس نے کہا اللہ اکبر میں نے کہا ایسا ہی ہے اللہ پروردگار میرا
بزرگ قوی یہانتک کہ وہ فارغ ہوا اذان سے تو عرض کیا امیر المومنین علیہ السلام نے فدا ہوں آپ پر
یا رسول اللہ کس لئے کہا موذن نے اللہ اکبر چار بار اور باقی دو دو بار پس گریہ فرمایا رسول خدا صلعم
نے اور روئے ہم اُس جناب کے رونے سے پھر فرمایا آیا تم جانتے ہو کہ اُس نے کیا کہا میں نے عرض کیا کہ
اللہ اور اُسکا رسول خوب جانتا ہے فرمایا کہ موذن کا پہلا قول اللہ اکبر واقع ہوا اُسکی قدامت اور
ازلیت اور ابدیت اور علم وقوت وقدرت وحلم وجود وعطا وبزرگی پر اور جب کہا موذن نے
اللہ اکبر دوسری بار سو وہ کہتا تھا جو اللہ کہ اُسی کے واسطے ہو پیدا کرنا اور ہر امر اُسی کی مشیت سے
ہے خلق یہانتک کہ کہا لیکن قول اُسکا اشھد انّ امیر المومنین وامام المتّقین علیّاً ولیّ اللہ گویا
کہ وہ کہتا تھا اور کہا ملائکہ نے بیشک تمام ہوا عمل تمہارا اے امّت محمد کہ نہیں مبعوث کیا اللہ نے اپنے

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

رسول کو مگر تا کہ ظاہر کرے اپنی نصرت کو پس لازم پکڑو علی بن ابی طالب کو اور نہ ضائع کرو اُسکو کیونکہ
وہ امام تمہارا اور ستون تمہارے دین پائدار کا ہے اور نہیں قبول کرتا اللہ عمل کسی بندہ کا مگر اُسی سے
سبب عہد کرو اُس سے کہ بخشیگا تمہارے واسطے گناہ تمہارے اور دور کریگا تم سے برائیاں تمہاری اور
روگردانی نہ کرو اُس سے اور دوسری مرتبہ میں اشہد ان امیر المومنین و امام المتقین علیا ولی اللہ جو
کہا سو کہتا تھا اے بندگان خدا غفلت نہ کرو ذمہ خدا و ذمہ رسول مصطفےٰ سے اے گروہ مردم میں نے
تمکو خبر دیدی ساتھ اُس چیز کے کہ نہ تمام ہو تمہارا دین اور نہ کامل ہو تمہارا ایمان اور اذان تمہاری
اور اقامت تمہاری اور نماز تمہاری اور نہ روزہ تمہارا اور حج تمہارا اور نسک تمہاری اور خمس تمہارا
اور زکواۃ تمہاری اور مبدا تمہارا اور نہ معاد تمہاری مگر اُس سے میں نے ظاہر کیا ہے اُسکو اللہ نے تمہارے
واسطے پس چنگل مارو اُس سے کیونکہ وہ حجت خدا ہے تم پر بعد رسول کے اور بیشک وہ ایک رسی کھنچی ہوئی
ہے تمہاری طرف پس پکڑو رسی اللہ کی سب) اس حدیث معراج سے بخوبی ظاہر ہوا کہ فرشتے نے
اذان میں اشہد ان امیر المومنین کہا حالانکہ بموجب روایات متکثرہ اُسوقت تک
جناب امیر المومنین کا خلیفۃ الرسول ہونا لوگوں پر ظاہر نہوا تھا پس معلوم ہوا کہ منصب خلافت بلا
فصل جناب ہدایت مآب کو پہلے ہی من عند اللہ عطا ہو چکا تھا اور جب بروز غدیر اُسکے اظہار کا
وقت آیا تب بحکم خدا جناب رسالت پناہ نے اُسکو لوگوں پر ظاہر فرمایا **اگر کوئی شخص** حضرات
اہل سنت میں سے یہہ کہے کہ اس حدیث میں لفظ خلیفۃ رسول اللہ بلا فصل تو مذکور ہی نہیں
پھر اس کلمہ کو کہاں سے سمجھا گیا **اسکا جواب** یہہ ہے کہ لفظ خلیفہ رسول اللہ بلا فصل
کے معنے جو بہت بڑے فضائل جناب امیر سے ہیں خود اس حدیث میں پائے جاتے ہیں یعنی قول
نبی صلی اللہ علیہ و آلہ فانہ حجۃ اللہ علیکم بعد الرسول سے جو شان والائی
اعلائی علی مرتضی میں اُس جناب نے لوگوں سے ارشاد کیا پھر جبکہ آنحضرت بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

و آلہ حجۃ اللہ قرار پائے تو خلافتِ بلافصل مین کیا کلام باقی رہا اگر کسی اور کے حق مین ایسا کچھ حکم دیا جاتا تو البتہ خلافت کندائی مین لب کشائی کا کچھ موقع بھی ملتا و اذ لیس فلیس فی بکہ

اب ہم دو خواب اپنے علماء رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کے باین غرض نقل کرتے ہین کہ حضرت قائل نوم غفلت سے بیدار ہوکر آنکھین کھولین اور پھر کلمہ ہوصوف کے اصرار پہ کچھ نہ بولین -

پہلا خواب واضح ہوکہ سید سند اواہ **سید نعمت اللہ** طاب ثراہ اپنی کتاب **زہر الربیع** مین اپنے خواب اس طرح تحریر فرماتے ہین رایت فی صفہان لیلۃ من اللیالی الشریفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کانی فی بریۃ واسعۃ و فیہا حجرۃ واحدۃ والناس یقصدون الحجرۃ فقلت من فیہا قالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ فعدت نحو الحجرۃ واذا ھو صلی اللہ علیہ و آلہ جالس علی بابہا یجیب الناس بما یسئلونہ فوقفت بین یدیہ بعد الانکباب علی رجلیہ فقلت لہ یا رسول اللہ انہ ورد عنکم دعاء اول الصلوۃ اللہم انی اقدم الیک محمدا بین یدی حاجتی الی اخرہ ولیس فیہ ذکر علی امیر المؤمنین واخاف ان الحق باسمک یکون تشریعا فاشار باصبعیہ وقرن بینہما یقول علی منزلۃ اسمی مثل ھاتین اذا ذکرت اسمی فاذکر اسمہ فانتبہت فرحا مسرورا **ترجمہ** خواب مین دیکھا مینے صفہان مین ایک شب شبہائے شریفہ مین سے رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ کو گویا مین ایک مکانِ بلند و وسیع مین ہون اور اُسمین ایک حجرہ ہے اور لوگ حجرہ کی طرف چلے جاتے ہین تو مینے کہا کہ حجرے مین کون شخص ہے لوگون نے کہا کہ رسولخدا صلعم تشریف رکھتے ہین تو مین دوڑا حجرہ کی جانب یکایک دیکھا مینے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ اُس کی دروازہ پر بیٹھے ہین اور لوگون کے سوالات کا جواب فرماتے ہین پس مین اُس جناب کی

بقیہ

قد وقع الغلط عن الکاتب فی اصل النسخۃ ھنا و اتفاق ہذا اللفظ فقمت کما فی الترجمۃ بیان معناہ ۱۲

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

قدمبوسی کے بعد سامنے حضرتؐ کے کھڑا ہو گیا تب بندے نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ شک نہین کہ وارد
ہوئی ہے آپسے دعائے اول نماز کہ اے خدا مین پیش کرتا ہون تیری طرف محمدؐ کو سامنے اپنی حاجت
کے الخ اور اسمین نہین ہے ذکر علیؑ امیر المومنین اور مین خوف کرتا ہون کہ آپکے نام سے ملاؤن
کہ تشریع ہو جائیگی پس اشارہ کیا حضرتؐ نے اپنی دو انگلیون سے اور ان دونو کو ملا کر فرمایا علیؑ
میرے نام کے ساتھ ان دونو کی مثل ہے جب تو ذکر کرنا میرے نام کا تو اُسکے نام کا ذکر کرنا پس مین
بیدار ہوا شادمان و مسرور) اس خواب صادق سے کہ بمنزلہ بیداری بلکہ عین ہدایت جناب
باری ہے ثابت ہوا کہ باوجودیکہ وہ دعا بشمول نام نامی علی مرتضیٰؑ وارد ہوئی تھی جناب رسولخدا
صلی اللہ علیہ و آلہ نے اُسکو بلا ذکر علیؑ پڑھنا گوارا نہ فرمایا بلکہ ارشاد کیا کہ جسطرح یہ ملی ہوئی انگلیان
آپسمین ملحق و ملصق ہین ایسے ہی نام علیؑ میرے نام سے ملحق و ملصق ہے جب میرا نام لینا تو علیؑ کا
بھی نام ضرور لینا **خواب دوم** استفتائی خطی جناب مولوی محمد بن المولی المغفور
محمد کاظم مطبوعہ مطبع علوی باہتمام محمد علی بخش خان ابن میر محمد خان بمقام لکھنؤ ۱۲۸۹ھ
کی صفحہ ۱۱ مین منقول ہے کہ ایک سید جلیل و مقدس نبیل قدس سرہ نے خواب مین جمال باکمال
جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ کو دیکھا اُس جناب نے سید ممدوح کو اذان کہنے کا حکم دیا
اور اذان کہنے کا جو مقام صحن خانہ مین تھا اُسکی جانب اشارہ فرمایا سید موصوف کہتے ہین
کہ مین نے اُس مقام پر جاکر اذان باواز بلند شروع کی یہانتک کہ اشہد ان محمد رسول اللہ تک
پہنچا پھر دلمین خیال آیا ہی تھا کہ حی علی الصلوٰۃ کہون ناگاہ میری لب کشائی سے
پہلے جناب رسالت پناہ نے جس جگہہ پر تشریف فرما تھے اشہد ان امیر المومنین امام المتقین
علیاً ولی اللہ مع اور اور القاب جناب ولایت مآب جو کہ سب مجھکو بعینہ یاد نہین رہے
باواز بلند فرمایا یہ سنکر مین خواب سے بیدار ہوا انتہی ترجمہ اس خواب سعادت انتساب سے واضح بلکہ متیقن

خواب دوم

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

ہوا کہ جنابِ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی روحِ اطہر کو نہایت ناگوار ہے کہ اذان مین بعد شہادتِ رسالت شہادتِ امارت وامامت جنابِ شاہ ولایت مذکور ہوا اور چونکہ سید صاحب موصوف کو باقتضائے طبع انسان اور اور القاب کا نسیان واقع ہوا کیا عجب بلکہ مظنہ راجح ہے اس امر پر کہ ان القابِ اطیاب مین ایک لقب پاک جنابِ صاحبِ لولاک نے خلیفۃ رسول اللہ بلا فصل بھی فرمایا ہو کما ظہر لمن اعطاہ اللہ الذہن السلیم والطبع القویم واللہ یہدی من یشاء الی صراطِ مستقیم پس ایسے ذکرِ اطیب و اطہر پر تابعانِ احکامِ خدا و مطیعانِ فرمانِ جنابِ رسولخدا و منقادینِ ارشاد حضراتِ ائمہ ہدیٰ کا کیونکر اصرار نہو **قولہ** اور اگرچہ کلمہ بلا فصل کے اعلان کو ۳
اہلسنت متضمن معنی تبرا سمجھتے ہین مگر پھر بھی حضرات شیعہ کو اسکے اعلان پر اصرار ہوتا ہے **اقول** کیا خوب آپکی اس قید اعلان سے ظاہر ہوا کہ کلمہ بلا فصل کے آہستہ کہنے کو حضرات اہلسنت تبرا نہین سمجھتے جیسے انیس ۱۹ کلمے اذان کے حدیثِ ابی محذورہ سے جسکا ذکر پہلے گزرا آہستہ کہنا شہادتین ثابت ہے یہ خاص مضمون آپ ہی کی تحریر مین پایا گیا کہ کسی لفظ کا اعلان سے کہنا تبرا سمجھا جاتا ہے خواہ اسکو آہستہ کہنا تبرا نہ سمجھا جائے اگر حضرات اہلسنت وجماعت حدیثِ ابی محذورہ پر کبھی کاربند ہوں بلکہ ان معتبر صحابی کی اذان کو مشتمل بر تبرا یا خود تبرائی جانین یا ان بیچارے کی اذان کی اعلان یا کبھی اخفا کو مشتمل بر تبرا یا تبرائی جانین یا بسبب پندرہ کلمہ والی عبد اللہ بن زید ہی کی اذان پر عمل کئے جائین تو چاہئے کہ انکے علما اپنی کتب سے بھی اس بے قصور اذان کو نکال دین اور اگر انیس ۱۹ کلمہ والی اذان کو مشتمل بر تبرا بھی نہ سمجھین پھر اسکو عمل مین بھی نہ لائین تو یہ بات ان لوگون کی کمال دینداری ونہایت ذکاوت وفطانت شعاری اور فہم معانی وادراک تراکیب الفاظ ومعانی پر پوری پوری دلیل ہوگی اے حضرت ایسی تحریر آپ کی فقط حکام وقت کی دھوکہ دہی کے واسطے ہے ورنہ اگر غور کرین سوچین تو شاید سمجھ جائین کہ زید ہی کو زید کہنا چاہئے زید کو عمرو نہین

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

کہہ سکتے کلمہ بلافصل کا نہ اعلان سے کہنا تبرا ہے نہ اخفا سے اسکی وجوہ کثیرہ ہین لیکن اس
مقام پر صاحبانِ انصاف کی تسکینِ قلب کو پانچ ہی وجہین کافی **پہلی وجہ** یہہ ہے کہ اہلِ
لغت کے نزدیک لفظ بلافصل کے معنی اور ہین اور تبرا کے معنی اور اگر کوئی صاحب اسپر یقین
نہ کرین تو بسم اللہ کتبِ لغت مین ان دونو لفظ کے معنی دیکھ لین **دوسری وجہ**
یہہ ہے کہ لفظ بلافصل کا کوئی ایسا مفہوم اصطلاحی بھی نہین جو تبرا یا متضمن تبرا ہو ورنہ
اہلسنت منطقی اس کلمہ کی دلالت تبرا پر کسی طرح ثابت تو کردین **تیسری وجہ** یہ کہ اگر یہ کلمہ
تبرا ہوتا تو شیعیانِ اثنا عشری اس کلمہ کو اپنے خاص جلسہائے حاضرین وغیرہ مین کیون
نہ کہتے حالانکہ وہان تو اس کلمہ کا ذکر بھی نہین آتا حضرت قائل اس دعوی کی اپنے طور پر تحقیق
چاہین تو مع دیگر کسانِ ہمداستان خفیہ یا علانیہ اسکو معلوم کرلین **چوتھی وجہ** یہ کہ حضرات
اہلسنت خلافت کو یا تو اجزائی دین مین سے شمار کرتے ہین یا اجزائی دین سے نہین گنتے
پہلی شق اگر درست ہے تو ضرور ہوا کہ جن جن خلفا کی خلافت جزو دین ہے قبل تنزیل آیہ
ذیل جسکا مضمون اکمالِ دین و اتمامِ نعمت و رضائے خدا بدینِ اسلام ہے وہ خلفا من جانب اللہ
مقرر ہو چکے ہونگے آیہ پ ۶ ع ۵ **اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ** آج کامل کیا مینے تمہارے
واسطے دین تمہارا **وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا** اور تمام کی نعمت
اپنی اور پسند کیا مین نے تمہارے واسطے اسلام کو دین ورنہ اس شکل سے دو نتیجے برآمد ہونگے
ایک تکذیبِ کلامِ خدا کہ قبل از تقررِ خلفا جنکی خلافت جزوِ دین تھی دین تو ناقص تھا
اور خدا ہی تعالی نے فرمایا کہ مینے آج تمہارا دین کامل کردیا وغیرہ وغیرہ **دوسرے** خلافت کا
اجزائے دین سے ہونا کیونکہ خلافت بعد اکمالِ دین بلا احتیاج ہی واقع ہوئی حالانکہ
خلافت کو اجزائی دین سے تصور کیا گیا تھا ہذا خلف اگر اہلِ سنت کے علما فرمائین کہ خلفا

Presented By : Rana Jabir Abbas

قبل از تنزیل آیۂ الیوم اکملت الخلافت پر مقرر ہو چکے تھے تو پھر یہ بھی تو بتائیں کہ تخصیص خلفا
بعد تعمیم ان آیات کے کس دلیل سے ہوگی **آیات** پ ع وَهُوَ الَّذِی جَعَلَکُمْ خَلَائِفَ
الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَکُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ آیۂ پ ع ثُمَّ جَعَلْنَاکُمْ خَلَائِفَ فِی
الْاَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ آیۂ پ ع اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ
یَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ آیۂ پ ع هُوَ الَّذِیْ جَعَلَکُمْ خَلَائِفَ
فِی الْاَرْضِ آیۂ پ ع اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَکُمْ مُّسْتَخْلَفِیْنَ فِیْهِ

ترجمہ اور وہ ایسا ہے کہ تمکو قرار دیا ہے خلیفہ زمین کا اور بلند کیا ہے بعضون کے اوپر
بعضون کے درجون کو پھر ہمنے قرار دیا تمکو خلیفہ زمین کا بعد انکے تاکہ ہم دیکھین کیا عمل کروگے
آیا کون اجابت کرتا ہے مضطر کی جب اُس سے دعا کرے اور دور کرتا ہے برائی کو اور
گردانتا ہے تمکو خلیفہ زمین کا وہ ایسا ہے کہ قرار دیا ہے اُس نے تمکو خلیفہ زمین مین *
ایمان لاؤ اللہ اور اُسکے رسول پر اور خرچ کرو اُس چیز سے کہ گردانا ہے تمکو جانشین پہلون کا
اُس مین) اور ظاہر ہے کہ ان آیات سے تخصیص خلفائے ثلثہ قبل از وفات حضرت رسالتپناہ
کسیطرح ثابت نہین پھر از روئے تعمیم انہین آیات کے خلفا مقرر ہوئے ہونگے پس خلفا سبکے
سب خلفائے بلا فصل ہی ہونگے چہ جائیکہ حضرت ثلاثہ پھر علی مرتضیٰؑ بھی درصورتیکہ حضرات
اہلسنت وجماعت اُس جناب کو صحابہ مین داخل سمجھتے ہون خلیفہ بلا فصل ہونگے تو کلمہ
بلا فصل کیونکر تبرا ٹھیرے گا **دوسری شق** اگر درست ہے یعنے خلافت اجزائے
دین مین نہین تو ضرور ہوا کہ اُسکا انعقاد من جانب اللہ نہو بلکہ من جانب العباد ہو جیسا
کہ ان آیات مین پایا جاتا ہے **آیات** آیۂ پ ع قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ رِجْسٌ
وَّغَضَبٌ اَتُجَادِلُوْنَنِیْ فِیْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّیْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

آیہ پ ع مَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا
أَنزَلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ آیہ پ ع أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ وَمَنَاةَ
الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنثَىٰ تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ إِنْ
هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ

ترجمہ کہا تحقیق واقع ہوا تم پر تمہارے پروردگار سے عذاب اور غضب کیا جھگڑتے ہو تم مجھ سے اُن ناموں میں کہ رکھا تم نے اُنکو اور تمہارے باپوں نے نہیں اُتاری اللہ نے اُنکے واسطے کچھ دلیل نہیں عبادت کرتے تم سوا اُس کے مگر ایسے ناموں کی کہ رکھ لیا ہے اُنکو تم نے اور تمہارے باپوں نے نہیں اُتاری اللہ نے اُنکے واسطے کوئی دلیل۔ آیا پس تم نے دیکھا لات و عزےٰ اور منات تیسرے پچھلے کو کیا تمہارے واسطے مرد ہیں اور اُنکے واسطے عورت تو یہ حصہ ہے کھوٹا نہیں یہ مگر نام جو کہ مقرر کیئے ہیں تم نے اور تمہارے باپوں نے نہیں اُتاری اللہ نے اُنکی کوئی دلیل پس جب ان آیات کی بموجب وہ خلفا ہونگے تو اُنکی خلافت حکم خداوند و دین رسول خدا سے فاصل بلکہ خارج ہوگی اور جو لوگ اُنکی اطاعت و تعظیم برائے تقرب خداوند کریم اختیار کرینگے وہ اس آیہ پ ع کے مصداق ٹھیرینگے وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ ترجمہ اور جن لوگوں نے اختیار کئے ہیں سوا خدا کے دوست کہتے ہیں نہیں عبادت کرتے ہم اُنکی مگر تا کہ نزدیک کر دیں ہمکو اللہ سے درجہ قرب میں بلکہ وہ مطیعین و تابعین اور اُنکی تعظیم دینے والے اور اس قسم کی خلفا کی خلافت کو ماننے والے اور وہ خلفا بھی اس آیہ پ ع کے مصداق ہونگے إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنفُسُ وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ الْهُدَىٰ أَمْ لِلْإِنسَانِ مَا تَمَنَّىٰ ترجمہ نہیں اتباع کرتے وہ مگر گمان کا اور اس چیز کا کہ جسکو چاہتے ہیں نفس اور البتہ تحقیق آئی اُنکے پاس اُنکے پروردگار سے ہدایت کیا ملتا ہے

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

آدمی کو جو آرزو کرے) اور جب ایسی صورت خلافت علی میں واقع نہوگی تو ضرور ہے کہ علی مرتضے
بحکم خدا و دین جناب محمد مصطفےٰ خلیفہ رسول اللہ بلا فصل ہونگے پھر خلافت بلا فصل سے خلفائے
مع الفصل کے معتقدین کو کیا سروکار رہا پس اُنکے نزدیک لفظ بلا فصل خواہ باعلان کہا جائے
یا باخفا کسیطرح تبرا نہوگا کیونکہ جس کسی کو جس چیز سے کچھ غرض ہی نہوگی وہ اُسکے نزدیک تبرا کیونکر
ہوسکتا ہے **پانچویں وجہ** یہہ ہے کہ شیعہ تو باعلان کہتے ہیں کہ علی مرتضیٰ بلا فصل خلیفہ
رسول تھے اور حضرات اہلسنت باعلان کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر بلا فصل خلیفہ رسول تھے اور
اعلان دو طرح کا ہے تقریری و تحریری ہر طرح سے دو نو گروہ اپنے اپنے قول اور دعوے کا
اعلان کرتے ہیں اگر لفظ بلا فصل تبرا یا متضمن معنی تبرا ہے تو جسوقت اہل سنت صاحبان
یہہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر خلیفہ رسول اللہ بلا فصل تھے تو حسب تقریر و تحریر حضرت قائل جناب
بیشک اہلسنت اپنے اعتقاد کی راہ سے علی مرتضیٰ ہمسا وہی نفس رسول پر تبرا کرتے ہیں اور تبرا
کرنا علی مرتضیٰ پر کفر ہے بلکہ جب وہ حضرت ابوبکر کے خلیفہ بلا فصل ہونے کا آپس میں بھی اعلان
کرتے ہیں تو اُنکے نزدیک جن جن خلفا کو خلافت بفاصلہ پہنچی ہے جیسے حضرت عمر و حضرت عثمان
اِن بیچاروں کے بھی حق میں وہ اُنکا اعلان عین تبرا ہو جاتا ہے اور سب کو معلوم ہے کہ حضرت عمر
وہی احد الشیخین ہیں جن پر باجماع اہلسنت تبرا کرنا کفر ہے چنانچہ تمام اہلسنت کا قول ہے کہ
سبّ الشیخین کفر پس ظاہر ہوا کہ جب وہ لوگ ابوبکر صاحب کو خلیفہ بلا فصل کہتے ہیں ساتھ
ہی اُسکے حضرت عمر کے تبرائی بلکہ کافر بھی ہو جاتے ہیں **اب** میرے نزدیک انسب یہ ہے کہ
یہ حضرات اس وبال دین و ایمان سے نجات حاصل کریں اور حضرت ابوبکر کے اعلان خلافت
بلا فصل سے باز رہیں ورنہ ان آیتوں کے مصداق ہونگے آیہ پ ع اَتَامُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ
وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْکِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ آیہ پ ع یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ

پنجم اعلان و دعوے

Presented By : Rana Jabir Abbas

اٰمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُولُوا مَا لَا الخ **ترجمہ** کیا حکم دیتے ہو
لوگون کو بھلائیکا اور بھلاتے ہو اپنے آپکو حالانکہ تم پڑھتے ہو کتاب کیا تم نہین سمجھتے + اے
ایمان والو کیون کہتے ہو جو کچھ کہ تم نہین کرتے ناخوشی ہے نزد خدا یہ کہ کہو جو کچھ نہ کرو **قولہ**
یہ بھی ظاہر ہے کہ اسکی وجہ سے نوبت فتنہ و فساد و کیفیت بغض و عناد اور مقدمات عدالت کی
پہنچتی ہے **اقول** اسکی وجہ سے تو ان چیزون کی نوبت نہین پہنچتی اگر پہنچتی ہونگی تو کسی
کے حسد و رشک و خبث باطنی و شرارت قلبی سے پہنچتی ہوگی شیعہ تو ان اوصاف سے بالکل مبرا
ہین اپنی عبادت مین مشغول رہتے ہین اگر کوئی شخص انکی عبادت مین خلل اندازی و فتنہ
پردازی کرکے نوبت بعدالت پہنچائے یا انپر حملہ آوری کرے خواہ نخواہ ستائے کیا چارہ ہے یہی
زمانہ کے لوگون مین کیا اس قسم کی حالتین اگلون کے بزرگان سابقین مین بھی تھین دیکھو
آیت پ ۱۷ ع ۱۶ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ
يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا الخ **ترجمہ** اور جب پڑھی
جاتی ہین انپر آیتین ہماری روشن پہچانتا ہے تو منکرونکے چہرون پر ناخوشی کو نزدیک ہے کہ
حملہ کرین ان لوگون پر جو پڑھتے ہین انپر آیتین ہماری **قولہ** پھر بھی حضرات شیعہ کو اپنے
اصرار پر اور زیادہ تشدد ہوتا ہے **اقول** حضرت قائل نے اپنے اصرار پر اور بھی اصرار فرمایا ہے
لیکن اس قول مین ایک تشدد اور بڑھایا ہی ہر چند کہ ہم نے اس کے مضمون کا جواب پہلے بھی
دیا ہے مگر یہان انحضرت کے تشدد کو صرف ایک آیت کے حکم سے نرمی کے ساتھ اٹھا دین تو
بجا ہے دیکھو آیت پ ۲ ع ۴ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ
كَحُبِّ اللّٰهِ **ترجمہ** اور لوگون مین سے وہ ہین جو اختیار کرتے ہین سوائے اللہ کے
شریک محبت کرتے ہین انسے جیسے محبت خدا کی) یہ آیہ حضرت قائل کی شان عالی مین سمجھا جائے

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

تو بذریعہ شمول احکام آیاتِ سابقہ نہایت انسب اور بہت زیبا ہے اور آیہ پ ع وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ترجمہ اور جو لوگ ایمان لائے زیادہ ہین محبت مین خدا کی) جو مابعد آیہ سابقہ ہے مومنین کے واسطے شاہد محبت خدا ہے ہی محبت کے سبب انکی زبان پر بعد توحید خدا و رسالت حضرت محمد مصطفےٰ تذکرہ امامت جناب علی مرتضےٰ ہے اے حضرت قائل آپ کو اس تشدد و اس اصرار کی عبث قیل و قال ہے فضائل جناب امیرؑ کو چھپانا اور روشنی نور خدا کو بجھانا سراسر محال ہے دیکھو آیت پ ع و ترجمہ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ترجمہ ارادہ کرتے ہین کہ بجھائین روشنی اللہ کی اپنے مونہون سے اور انکار کرتا ہے اللہ مگر یہ کہ تمام کرے اپنا نور اگرچہ ناخوش ہون کافر لوگ۔

قولہ اور اس کلمہ کے ترک کرنے مین جو فائدہ صلح اور اتفاق کا ہے اسپر مطلق لحاظ نہین کرتے۔

اقول کیون لحاظ نہین کرتے البتہ ترک کرنے مین اس کلمۂ طیبہ کے جو کہ از روئے نص و حدیث و اجماع ثابت ہے کما یظہر لمن تتبع الاسفار ماسوا فائدہ صلح کے ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ تارکین و منکرین مین داخل ہو کر ہفتہ ملتِ ناریہ مین شمار ہو جائین اور الزام کذب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ پر بابت ایک فرقہ کے ناجی ہونیکے لگائین مگر حضرات اہلسنت کو چاہیے کہ شیعون کو ایسی صلح اور اتفاق کا جسکے ذریعہ سے تکمیل دین مین خلل اور احکام رسولِ امین مین زلل پیدا ہو پہلی پہل آگے بڑھ کر راستہ بتائین کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے کہنے سے جسکو سنکر مذہب غیر کے لوگونکا دل دکھتا ہے اور انکی طبیعتو نکو پانچ وقت روز و شب آزار پہنچا رہتا ہے ہاتھ اٹھائین اور دین ہنود و نصارےٰ وغیرہ شوق سے اختیار فرمائین تاکہ دنیا بھر مین اتفاق و صلح کلی ظہور مین آئے پھر کسی انسان غیر مذہب کا دل اس اختلاف کی ضربت سے کسی وقت دکھنے نہ پائے ہان ہان کیا مضائقہ ہے حضرت جو

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

اس طریق کو مصلح بتاتے ہین سو اچھا بڑھا ہین آپ قدم ہم بھی آتے ہین **قولہ** حضرات شیعہ کے اصرار سے یہ سمجھا جاتا تھا کہ شاید محدثین و فقہائے شیعہ نے اس کلمہ کے وجوب کا حکم دیا ہوگا **اقول** افسوس ہے کہ حضرات اہلسنت وجماعت نے شروع بنوت حضرت محمد مصطفےٰ سے ۲۵ سنہ گزرنے کے بعد آج ۱۳۲۱ ہجری تک احکام ثمانیہ **یعنی** واجب فرض سنت مستحب حلال حرام مباح مکروہ کی معرفت حاصل نہین کی جو قائل صاحب نے یہ بات کہی کہ (شاید محدثین و فقہائے شیعہ نے اس کلمہ کے وجوب کا حکم دیا ہوگا) اس قول سے اُنکا یہ مطلب نکلا کہ شاید محدثین و فقہا کا یہ کام ہو کہ وجوب کا حکم دیا کرتے ہین **ع** کیا خوب تجرے دریائے جہالت مین ۔ حاجی حضرت حکم وجوب من جانب اللہ ہوا کرتا ہے من جانب الخلق کسی مسئلہ مین حکم وجوب نہین ہوتا اُسکے برعکس اپنا مفہوم بیان کرنا آپ کی خطائی اجتہادی ہے جو پابندی سنت بزرگانہ نے انکو شاید ارث مین پہنچا دی ہے **قولہ** اور ائمہ علیہم السلام نے اُسکے کہنے کی نہایت تاکید کی ہوگی **اقول** یہ بھی قائل صاحب کی اور خطائی اجتہادی ہے کیونکہ پہلے قول سے اُنکے صاف طور پر معلوم ہوا کہ اُنکے نزدیک محدثین و فقہائے شیعہ نے اس کلمہ کے وجوب کا حکم دیدیا ہوگا پھر اُنکے اس قول سے واضح ہوا کہ اس کلمہ کے کہنے کی ائمہ علیہم السلام نے بعد حکم وجوب از طرف محدثین و فقہائے شیعہ تاکید کی ہوگی اس تقریر سے لازم آیا کہ ائمہ علیہم السلام محدثین و فقہائے شیعہ کے احکام خدا کے نافذ کرنے مین تابع ہونگے یہ بات سراسر جہالت پر قائل صاحب کی دلالت کرتی ہے **اس** مقام پر ہم اُنسے دریافت کرتے ہین کہ جب محدثین و فقہائے شیعہ حکم وجوب دے چکے تو ائمہ علیہم السلام نے اس کلمہ کے کہنے پر کسکو تاکید کی یہ اور خطائی اجتہادی ہے جناب قائل کی **ایک تو** سُنا اور بھی سُنئے کہ حضرت قائل نے اپنے اس کلام بانظام مین ایک قیاس بھی

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

فرمایا ہے اور مصداق اَوَّلُ مَنْ قَاسَ اپنے آپ کو ٹھہرایا ہے وہ یہہ کہ بعاذ اللہ ائمہ شیعہ
اثناعشریہ بھی عام لوگون سے روایات واحادیث واقوال سُنکر انپر عمل درآمد کرتے رہے جسطرح
ائمہ اہلسنت وجماعت کا وتیرہ رہا یہ قیاس کسی طرح درست نہیں آئمہ اہل سنت وجماعت
یہ بھی کہدیا کرتے تھے کہ جو بات ہمارے فتوی اور تجویز سے بہتر پاؤ اُسی پر عمل کرو اور ہمارے
فتوی پر عمل نہ کرو دیکھو **کتاب** عقد الجید مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۹۶ و ۹۷ کو
کہ اسمیں امام ابوحنیفہ صاحب کے فتوی کا حال یون مروی ہے وکان اذا افتے یقول هذا رأی
النعمان بن ثابت یعنی نفسه وهو احسن ما قدرنا علیه فمن جاء باحسن منه فهو اولی بالصواب
ترجمہ اور جب فتوی دیتے تھے تو کہتے تھے یہ رائے نعمان بن ثابت کی ہے یعنی اپنے آپ کی
اور وہ بہتر ہے اسکا جسپر ہم قادر تھے پھر جو کوئی بہتر اس سے لاوے وہی بہت بہتر ہے *
اور برائے کسب وعالِ مسائل شرعیہ مین اتباع ملوک عمال بجالاتے اور دراہم کثیرہ و دنانیر و اموال
خطیر اپنے فتاوائے قیاسیہ کی تحریر و تقریر سے شب و روز بے دھڑک کماتے رہے **امام ابو
یوسف** صاحب شاگرد رشید امام اعظم صاحب ہی کا حال بقال و اعمال حضرت قائل
اپنے یہانکی کتب معتبرہ مین دیکھ لین جنکے اقوال و فتاوی قیاسیہ و تجویزات عقلیہ سے
مجلدات ضخیمہ فقہ سُنیہ مملو ہین انکا چال چلن بطور مشتے نمونہ خروارے ان دو ہی فتوون سے
ظاہر و آشکار ہے **پہلا فتوی** تاریخ الخلفا چھاپہ سرکاری لاہور کے صفحہ ۲۹۳ پر مرقوم ہے
اخرج السلفی فی الطیوریات بسنده عن ابن المبارک قال لما افضت الخلافة الی
الرشید وقعت فی نفسه جاریة من جواری المهدی فراودها علی نفسها فقالت
لا اصلح لک ان اباک قد طاف بها فشغفت بها فارسل الی ابی یوسف فسأله أعنده
فی هذا شیٔ فقال یا امیر المؤمنین اوکلما ادعت امة شیئا ینبغی ان تصدق

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

لا تحل فرجها فانها لیست بماموتة قال ابن المبارک فلا ادری ممن اعجب من ھذا
الذی وضع یدہ فی دماء المسلمین واموالھم یتحرج عن حرمة ابیه او من
ھذہ الامة التی رغبت بنفسھا عن امیر المؤمنین او من ھذا فقیه الارض
وقاضیھا قال اھتک حرمة ابیک واقض شہوتک وصیرہ فی رقبتی

ترجمہ نکالا ہے سلفی نے طیوریات مین اپنی سند کے ساتھ ابن مبارک سے کہا اُس نے کہ جب خلیفہ ہوا ہارون الرشید اُسکے دلمین مین آیا خیال لونڈی کا لونڈیوں مہدی سے پس خواہش کی اُس کی پس کہا اُس لونڈی نے نہین درست ہوں مین واسطے تیرے اسلیے کہ تحقیق باپ تیرے نے صحبت کی ہے ساتھ میرے پس فریفتہ ہوا اُس لونڈی پر پس بھیجا کسی کو ابو یوسف کی طرف اور اُس سے سوال کیا کہ آیا تیرے نزدیک اس امر مین کوئی حکم ہے (یعنی اُس لونڈی کا درست ہونیکا) پس کہا ابو یوسف نے اے امیر مومنون کے جبکہ دعوی کیا لونڈی نے کسی چیز کا لائق ہے کہ سچا کیا جاوے اُسکو نہ سچا جان اُسکو اسلیے کہ وہ نہین امین کی گئی) جھوٹ سے (کہا ابن مبارک نے مین نہین جانتا ہون کہ کسی شخص سے تعجب کرون اس شخص سے بڑھ کر جس نے رکھا ہاتھ اپنا درمیان خونون مسلمانون اور اُنکے مال کے کہ نکلتا ہے حرمت باپ اپنے سے یا اس لونڈی سے جس نے روگردانی کی بھی امیر المومنین سے یا اس فقیہ زمین اور اُسکے قاضی سے کہا ابو یوسف نے توڑ حرمت اپنے باپ کی اور ادا کر شہوت اپنی اور گردان اُسکو بیچ گردن میری کے) اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت ابو یوسف نے جاریہ مدخولہ مہدی یا ہادی خلیفہ کی بابت جو ہارون الرشید کی دادی یا ماں ہوتی تھی ہارون الرشید کو جو اُسکا پوتا یا بیٹا ہوتا تھا قضائی شہوت و وقوع مباشرت کا فتوی دلیرانہ دیا تھا واہ کیا ہی فقہ ہے کیا اتباع حکم شرع ہے کہ پوتے یا بیٹے سے فرماتے ہین کہ تم لبشوق وذوق اپنی اس دادی یا ماں سے اپنی شہوت کی آگ بجھاؤ اور اسکا گناہ میری گردن

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

ٹھیرا۔ اور بخیال ارجاع ضمیر صیرہ طرف مصدر اقتضی ممکن ہے کہ ابو یوسف صاحب نے نہایت
بیباک اور بے تکلفی سے جو اُنکو خدمت ہارون الرشید مین حاصل اور اُسکا فائدہ اور تمتع لیا لی و
ایام مین وصل متوصل ہوتا تھا صیرہ فی رقبتے ایک علیحدہ فقرہ بطبع نفس حیوانی و خواہش
قوای شہوانی اس معنی سے فرمایا ہو کہ اس اپنی داوی یا ان کی قضائی مطلوب کو میرے حوالہ کر دے
مگر چونکہ فقط حلت و حرمت مین ہارون الرشید ہی کے بحث تھی اسلئے اس صورت کا کوئی قرینہ
واضح نہین پایا جاتا بہر کیف دونو صورت مین لفظ امر فرمایا جس سے حضرات اہلسنت وجماعت کو
انکے فتوے سے حکم وجوب آیا **دوسرا فتوی** کتاب مذکور کے صفحہ ۲۹ مین اسطرح منقول ہے

عن عبد الله بن یوسف قال قال الرشید لابی یوسف انی اشتریت جاریة واریدان اطأها
الان قبل الاستبراء فهل عندك حيلة قال نعم تهبها لبعض ولدك ثم
تتزوجها واخرج عن اسحاق بن راهويه قال دعا الرشيد ابا يوسف ليلا فافتاه
فامرله بمائة الف درهم فقال ابو يوسف ان رأى امير المؤمنين امر بتعجيلها
قبل الصبح فقال عجلوها فقال بعض من عنده ان الخازن في بيته والابواب
مغلقة فقال ابو يوسف فقد كانت الابواب مغلقة حين دعاني ففتحت

ترجمہ روایت کیا ہے سلفی نے عبد اللہ بن یوسف سے کہا اُس نے کہ ہارون الرشید نے
ابو یوسف سے کہا کہ میں نے ایک لونڈی خریدی جس سے اب صحبت کرنا چاہتا ہون پہلے اسکے
کہ وہ عدت کاٹے پس کہا تیرے پاس کوئی حیلہ ہے (یعنی جس سے وہ ابھی میرے کام کی لائق ہوجائے)
اُس نے کہا ہان ہے تو اُسکو اپنے کسی بیٹے کو بخشدے پھر اُسکو نکاح کر لے اور روایت کیا اسحاق
بن راہویہ سے اُس نے کہا بلایا ہارون الرشید نے ابو یوسف کو ایک رات پس فتوی دیا اُس نے
اُسکو (یعنی یہی فتوی جسمین اُس لونڈی کو بدون عدت کے حلال کر دیا) پس حکم دیا ہارون الرشید نے

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

اُسکے تئو ایک لاکھ درہم دینے کا پس ابو یوسف نے کہا کہ اگر امیر المومنین کی رائے ہو (یعنی ہارون الرشید
کی) تو جلد صبح سے پہلے دینے کا حکم کرے پس ہارون الرشید نے کہدیا کہ جلدی دیدو حاضرین نے یہہ
عذر کیا کہ خزانچی اپنے گھر مین ہے اور دروازے بند مین (یعنی) اسوقت معاف رکھنا چاہیے ابو یوسف
بولا کہ جبکہ مجھے بلایا ہے تب بھی تو دروازے بند تھے پس کھل گئے (اس فتوی سے ظاہر ہوا کہ حضرت
ابو یوسف نے ایک لونڈی سے وطی کرنیکی حلت کا جب یہ حیلہ ہارون الرشید کو بتایا کہ تو اپنے
کسی لپسر کے نام اسکو بخشدے پھر اُس سے تزویج کر لینا قبل انقضائے عدۃ تو ہارون الرشید نے لاکھ
درہم انعام دینے کا حکم دیا ابو یوسف نے ازراہ تقاضائے حرص ہوا اُن لاکھ درہم کو صبح سے پہلے ہی
طلب کیا بعض حاضرین نے جو اُسوقت عدم موجودگی خزانچی کو بیان کیا اور دروازہ ہائے شہر کا
بند ہونا ظاہر کیا تو ابو یوسف صاحب نے جواب دیا کہ دروازے تو اُسوقت بھی بند ہی تھے جبکہ
خلیفہ نے مجھکو بلایا تھا تو وہ کشادہ ہو گئے تھے یعنی اُسوقت اُن درہمون کے دینے مین کیا عذر ہو سکتا
ہے واہ واہ سبحان اللہ یہی تقاضائی دینداری تھی یا یہی کمال تقوی و پرہیزگاری و خوف
جناب باری ہے ایسے ہی ائمہ کی شان مین خدائے تعالی نے قرآن مین فرمایا ہے دیکھو پ ع
وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُنْصَرُونَ
ترجمہ اور گردانا ہم نے اُنکو سردار کہ بلاتے تھے دوزخ کی طرف و روز قیامت کے دن نہین مدد کیے
جاوینگے) ائمہ اہل سنت کے تو ایسے ایسے احوال ہین اب ذرا انصاف کی نظر سے ائمہ شیعہ
اثنا عشریہ کو دیکھو کہ اُنھون نے نہ کبھی کسی حکم خدا مین قیاس کیا نہ اپنے اقوال سے بہتر قول پر عمل
کرنیکا فرمان دیا کیونکہ اُنکا ہر ایک امر و نہی در حقیقت امر و نہی خدا و رسول تھی انہین ائمہ طاہرین کی
شان رفیع المکان مین حق تعالی فرماتا ہے پ ع وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا
لَمَّا صَبَرُوا وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ترجمہ اور گردانے ہمنے اُنمین سردار کہ ہدایت

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

کرتے ساتھ حکم ہمارے کے جب صبر کیا اُنہون نے اور تھے ساتھ نشانیون ہماری کے یقین لاتے پس بخوبی ظاہر ہوا کہ ائمہ طیبین وطاہرین اُن بری عادات بلکہ جمیع صفات ذمیمہ واخلاق رزیلہ سے بری ہین احکام خدا مین نہ کسی حاکم دنیا کے مطیع ہو سکتے ہین نہ کسی فقیہ ومجتہد کے تو حضرت قائل کے قیاس کا بجز نادانی وجہالت اور کیا نتیجہ ہے اگر انکو کچھ سلیقہ تحریر ہوتا تو حرف عاطفہ واو اِن دو فقرون مین ہرگز نہ لاتے ہر چند کہ اگر حرف یا برائے تردید جملتین لے آتے تو بھی نفس مضمون کا
٩ جواب تو بنتے مگر ایسے فضیحتون سے شاید چھوٹ جاتے **قولہ** مگر جب کتب شیعہ کی طرف رجوع کیا گیا تو معاملہ اسکے خلاف ظاہر ہوا **اقول** ہان خلاف تو ظاہر ہوا مگر خاص ائمہ اہلسنت وائمہ شیعہ اثنا عشریہ کے اقوال وافعال واعمال مین اور شیعہ وائمہ شیعہ مین خلاف قولاً وفعلاً وعملاً اُسی مخالف کو ظاہر ہو گا جو دین مستقیم وعقل سلیم سے عاری اور عامی وجاہل احکام جناب باری ہو شیعیان امیر المومنین اپنے کل ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین کے ہر طرح بجان ودل تابع ہین یہ لوگ اپنے پیشوایان دین وہادیان طریق حق ویقین سے کسی طرح کا خلاف واختلاف عمل مین لاتے ہین نہ انکے ائمہ ان اپنے اولیٰ خلاف ہوتے ہین کسی صورت علیحدگی اور جدائی
١٠ فرماتے ہین **قولہ** یعنی ائمہ علیہم السلام سے یہ کلمات ثابت نہین **اقول** بالکل غلط کہا ہے بلکہ ائمہ علیہم السلام سے فضائل جناب امیر کے یہی الفاظ کیا اور کلمات بھی اس قدر ثابت ہین کہ بیان وتحریر سے باہر ہین اور آپکو ائمہ علیہم السلام سے ان کلمات کے ثابت ہونیکا عبث خیال ہے آپکو خلافت جناب امیر سے کیا بحث اور اُس جناب کے کلمات فضائل ومناقب سے کیا مطلب آپکے ائمہ وعلما کے بیان وکتب سے تو خلافت مآب کی خلافت کسی طرح ثابت ہی نہین ہوتی اس مضمون کو اپنی کتب مذہبی سے ثابت کیجیے بلکہ اس کی صراحت دیکھ لیجیے کہ اہلسنت کے نزدیک پانچ طریقے خلافت کے ہین اور پانچون مع الفصل ہی ہین کوئی بلا فصل نہین **پہلا طریقہ**

maablib.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر اجماع اہل سقیفہ سے مع الفصل خلیفہ ہوئے **تیسرا طریقہ** یہ ہے کہ حضرت عمر بوصیت و استخلاف حضرت ابوبکر مع الفصل خلیفہ ہوئے **چوتھا طریقہ** یہ ہے کہ حضرت عثمان بروئے شوریٰ مع الفصل خلیفہ ہوئے **پانچوان طریقہ** یہ ہے کہ معاویہ صاحب باتصاف اوصاف خلافت امت کو اپنی طرف رجوع کر کے طوعاً یا کرہاً مع الفصل خلیفہ ہوئے **پانچوان** طریقہ یہ ہے کہ مروان اور اسکی اولاد خواہ باتصاف اوصاف خلافت یا بعدم اتصاف مذکور امت کو اپنی جانب رجوع کر کے مع الفصل خلیفہ ہوئے یہ پانچون طریقے شاہ ولی اللہ صاحب نے کتاب ازالۃ الخفا مین تحریر فرمائے ہین مگر ان مین سے کسی طریقہ کے موافق جناب علی مرتضیٰ کو خلفا مین شامل نہین کیا پس معلوم ہوا کہ اہلسنت کے نزدیک جناب امیر کسی طرح سے خلیفہ نہین حالانکہ اس جناب کی خلافت منصوص من اللہ ہے اور پھر طرفہ یہ ہے کہ اہلسنت انکو خلیفہ بھی بتلاتے ہین **اب** علمائی اہلسنت فرمائین کہ جناب امیر کس طریقہ سے انکے نزدیک خلیفہ ہوئے جب انکے علما ان پانچون طریقون کو چھوڑین گے تب اس جناب کو خلیفہ کہین گے اور ظاہر ہوا کہ وہ پانچون شخص مع الفصل خلیفہ ہوئے جبکہ جناب امیر ان پانچون طریقے مین سے کسی طریقہ پر خلیفہ قرار نہ پائے پھر خلیفہ بھی ہوئے تو ضرور ہوا کہ بلافصل خلیفہ رسول اللہ ٹھیرے اور صحت حدیث غدیر کے جس سے خلافت بلافصل جناب مرتضوی ثابت ہے ائمہ و محدثین و فقہائی اہلسنت بھی قائل ہین پھر ائمہ و محدثین و فقہائے شیعہ کا کیا ذکر اس حدیث اور ان آیات سے جو اسکے ضمن مین ہین امارت مومنین و ولایت رب العالمین اور خلافت ختم المرسلین بلافصل ثابت ہے پھر ان کلمات کے ثبوت مین کیا کلام باقی رہا **اسکے علاوہ** قول حضرت قائل کا اور بھی کئی صورت سے جواب دیا جاتا ہے **پہلی صورت** یہ ہے کہ اگر کہین کہ عدم ثبوت کلمات موصوفہ سے یہ مراد ہے کہ ان کلمات

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

کے مفہوم ہی صلی اللہ علیہ وآلہ کے عقائد مین داخل نہین یعنی امیرالمومنین علی ولی اللہ خلیفہ رسول اللہ بلا فصل کا نبی کو اعتقاد نہ تھا تو یہ امر برخلاف عقل ونقل ہے اسکا ثبوت ذمہ حضرت قائل ہے **دوسری** صورت یہ ہی کہ بیان کرین کہ عدم ثبوت کلمات مذکورہ سے یہ مراد ہے کہ علی مرتضیٰ کی امارت مومنین وولایت رب العالمین اور خلافت ختم المرسلین بلافصل جناب رسالتمآب نے ظاہر نہین فرمائی یہ بھی برخلاف عقل ونقل ہے اسکا بھی اثبات بذمہ حضرت قائل ہے **تیسری** صورت یہ ہے کہ اگر کہین کہ ان کلمات کے اعلان نہ کرنیکا حکم جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے اسطرح ظاہر ہے کہ مثلاً فلان وقت بذات خود اذان بلند آواز ہی سے ادا فرمائی ہے جسمین ان کلمات کا اعلان نہین فرمایا اسکا جواب بدو نوع سے ہے **نوع اول** یہ ہے کہ آنحضرت کا بلکہ کسی خلیفہ یا کسی امام کا خود اذان کہنا کسی صحیح اور متواتر روایت سے بلکہ کسی درست قول رواۃ اہل سنت سے ثابت ہی نہین پھر اعلان کا کیا ذکر اس اپنے قول کی سند ہم دیتے ہین ترجمہ صحیح بخاری پارہ ۳ صفحہ ۲ سطر ۳ مین مرقوم ہے ابن عدی نے انس سے مرفوعاً روایت کیا کہ مکروہ ہے امام کے لئے موذن ہونا الخ پھر صفحہ ہذا کی سطر ۹ مین لکھا ہے اور حضرت عمر نے کہا کہ اگر خلافت نہ ہوتی تو مین اذان دیتا اسکو ابو شیخ نے کتاب الاذان مین نکالا اور بیہقی نے اور رافعی کا قول ہے کہ اذان اور امامت مین جمع کرنا مستحب نہین ہے کیونکہ حضرت نے ایسا نہین کیا اور نہ اسکا حکم دیا اور نہ سلف صالحین نے آپ کے بعد ایسا کیا انتہی ہمنے تو جناب رسالتمآب اور کسی امام یا کسی خلیفہ کے اذان نہ دینے کی کتب رواۃ اہلسنت سے سند بتادی اگر حضرت قائل اسکے خلاف کا دعوی کرتے ہین تو بار ثبوت انکے ذمہ ہے **نوع دوم** یہ کہ اگر خلاف واقع خیال نہ کیا جائے بلکہ اسکو مانا جائے کہ آنحضرت نے اذان دی لیکن کلمات مذکورہ کا اعلان نہ فرمایا تو اپنے ہی عمل کے برخلاف لازم آئیگا

دوسری صورت

تیسری صورت

نوع اول

نوع دوم

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

یعنی بدون اذان تو خلافت و امارت و ولایت جناب امیرؑ کا اعلان اشد و مدعمل مین لائین اور
علی رؤس الاشہاد یہ فرمایئن کہ میرے بعد خلیفہ اول علیؑ مرتضیٰ ہے جیسے احادیث متکثرہ اور روایات
متبالغرہ دلالت کر رہی ہین اور اذان مین ان کلمات کا مطلق اعلان نہ فرمایئن اُس جناب کی
خلافت کا اعلان فرمانا حضرت رسولخدا سے یہانتک تو پایہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ حدیث متفق
علیہ کل محدثین اہلسنّت کی کتب مین مسطور ہے کہ اَلْخِلَافَةُ بَعْدِیْ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً[1] یہی حدیث
بنوت جناب رسولخدا کی تصدیق اور خلافت علی مرتضیٰؑ کی توثیق کرتی ہے بعینہٖ وہی بات واقع
ہوئی جو آنحضرت نے فرمائی تھی یعنی تیس ہی سال تک جناب امیرؑ بعد رسول کبیر خلیفہ رہے جبکہ
رسولخدا نے ایسا اعلان فرمایا تو پھر کیا بات باقی رہی مگر اس پر بھی کوئی نہ مانے تو انجام ہی کیا ہے
ہان مَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی[2] **چوتھی صورت** یہ ہے کہ اگر نبیؐ و ائمہ
علیہم السلام کے حضور مین موذن کو اعلان کلمات سے کسی وقت ممانعت فرمائی گئی ہو تو عدم
ثبوت کلمات موصوفہ کا پھر اس امر کا بھی اثبات کہ آنحضرتؐ نے ان کلمات کے اعلان سے
ممانعت فرمائی ہے بذمہ قائل ہوگا **پانچوین صورت** یہ ہے کہ اگر نبیؐ یا امامؑ کے حضور
مین اعلان سے کلمات مذکورہ کے بوقت ادائی اذان موذن کو نہ منع ظاہر ہوا ہے نہ امر ہی ہوا
ہے بلکہ سکوت واقع ہوا ہے اور سکوت مثبت عدم ثبوت کلمات مذکورہ نہین بلکہ بنا بر اصول
سکوت عین دلیل رضا و ثبوت ہے پھر عدم ثبوت کہان رہا ورنہ اصول کے رو سے اس بات کا
بھی اثبات بذمہ حضرت قائل ہے **قولہ** اور محدثین اور فقہائی شیعہ ان کلمات کے داخل
کرنیکو بدعت اور حرام بتلاتے ہین **اقول** یہ قول جناب قائل کی خیانت و عدم رزانت
اور دخوکہ دہی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ محدثین و فقہائی شیعہ نے تو ان کلمات طیبات
کے اجزا و فصول اذان مین داخل کرنے کو بدعت و حرام بتایا ہے نہ یہ کہ تیمناً و تبرکاً و تکمیلاً للدین

[1] ترجمہ: خلافت میرے بعد تیس برس ہوگی ۔ [2] جو کوئی ہو اس عالم مین اندھا پس وہ آخرت مین اندھا ہے ۔

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

وتقلیداً للایمان و الیقین ان کلمات کے اذان مین داخل کرنیکو بدعت اور حرام فرمایا ہو شیعیان اثنا عشری و غلامان حیدری اسی دوسری شق کی بنا پر اذان مین ان کلمات کو باعلان کہتے ہین نہ کہ بہ تتمیم للاذان کی بنا پر گو کہ حسب روایت ابو محذورہ مندرجہ صحیح مسلم جلد اول صفحہ ۱۶۵ چھاپہ کلان داخل اجزائے اذان تصور کیا گیا ہے جسکی کیفیت اپنے مقام پر مذکور ہوگی **قولہ** پس تعجب ہے کہ حضرات شیعہ کلمات اذان مین زیادتی پر کیون اصرار فرماتے ہین **اقول** پس تعجب ہے کہ حضرات اہل سنت کے علما اذان مین زیادتی کے وجوب پر کیون اصرار فرماتے ہین دیکھو کتاب صحیح بخاری پارہ سوم چھاپہ لاہور سنہ ۱۳۰۹ کو اسکے صفحہ ۳۰۸ سطر ۲ مین یہ کیا لکھا ہے کہ (اذان مین ترجیع ثابت ہے بوجہ حدیث ابو محذورہ کے اور وہ حدیث صحیح ہے مشتمل ہے ایک زیادت پر جو غیر منافی ہے تو اسکا قبول واجب ہے) اور اذان ہی مین کی زیادتی کیا بلکہ اقامت مین بھی زیادتی پر عمل کرنے کو اولیٰ بتلاتے ہین دیکھو اسی کتاب کے صفحہ ۳۱۵ سطر ۹ مین روایت ابو محذورہ کی نسبت لکھا ہے کہ (وہ روایت محفوظ ہے اور جس نے جانا وہ حجت ہے اسپر جس نے نہ جانا اور ابو محذورہ سے جو اقامت کو ایک ایک بار کہنے کی روایت ہے وہ اس روایت کی برابر نہین جسمین دو دو بار کہنے کا ذکر ہے اور اگر ہو بھی تو جس روایت مین زیادت ہے اُس پر عمل کرنا اولیٰ ہوگا) اب دیکھئے تو زیادتی پر کس کا اصرار ہے اور کسکا نہین **قولہ** جو وبال دنیا و آخرت کا باعث ہے **اقول** حضرات اہلسنت کیون اُس زیادتی کو اولیٰ اور واجب فرماتے ہین جو انکے واسطے وبال دنیا و آخرت کا باعث ہے اور شیعون کے نزدیک تو ان کلمات کا کہنا ہر طرح سے باعث رضامندی خدا و رسول و خوشنودی جناب زوج بتول و حصول ثواب عظیم و اجر جسیم و نجات از نار جحیم و رستگاری از عذاب الیم ہے۔ ہمارے اس قول کی کتاب بخاری مذکور الصدر گواہ ہے اسکے صفحہ ۲۰۱ سطر ۳ مین مرقوم ہو اقرطبی وغیرہ نے کہا

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

اذان کے الفاظ قلیل ہین مگر اعتقاد کے تمام مسائل پر مشتمل ہین) پھر جو الفاظ کہ اعتقاد کے تمام مسائل پر مشتمل ہونگے شیعون کے واسطے تو باعث مثوبات دینوی و اخروی ہی ہونگے گو کہ حضرات اہلسنت کے واسطے وبال دنیا و آخرت کا باعث ہون **قولہ** وبال دنیاوی وہ ہے جو باہمی نفاق اور بغض و عناد کا نتیجہ ہوتا ہے **اقول** پہلے بھی ہم ذکر فضائل جناب امیر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ثواب بحوالہ حدیث صحیح بیان کر چکے آب جب ضرورت برائے منصف بصیر و ناقد خبیر ایک اور حدیث متفق علیہ جسکا مضمون ہم قول اول کے بھی جواب مین بیان کر آئے ہین لکھتے ہین وہ یہ ہے کہ ذِکرُ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ لیکن قول حضرت قائل سے ایسا کچھ معلوم ہوتا ہے کہ ذکر علی عبادت نہین جبھی تو اُنہون نے ایسے ذکر خیر کو باعث وبال ٹھیرایا ہے لیکن جبکہ تمام اہلسنت کے علماء و محدثین تو ذکر علی کو عبادت کہین اور قائل صاحب اسکی خلاف قائم ہوجاوین تو اب انکی شان والا مین کیا لفظ کہا جائے حضرت قائل گروہ شیعہ کے تو کیا طرفدار ہوتے لیجیے اپنے اہل سنت کی طرف سے بھی برطرف ہوے ایک کہنہ کلام نے اس مقام پر نیا مزا دیا **شعر** نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم ٭ نہ ادھر کے ہوے نہ اُودھر کے ہو لیے ٭ پس قول حضرت قائل سے ظاہر ہے کہ عبادت اور ذکر خیر اور اظہار شہادت اور اظہار حق سے بھی وبال دنیاوی یعنی باہمی نفاق اور بغض و عناد پیدا ہوتا ہے اُسکو ہرگز ہرگز ظاہر نہ کرنا چاہیے حالانکہ اظہار شہادت کے حق مین حق تعالی نے یہ حکم فرمایا ہے پ۳ ع ۶ وَلَا تَکْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ **ترجمہ** اور نہ چھپاؤ گواہی کو اور جو کوئی چھپاوے گا اُسکو سو وہ بیشک گنہگار ہے دل اسکا) اور اظہار حق کی نسبت پ۱ ع ۵ مین فرمایا ہے وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ **ترجمہ** نہ ملاؤ سچ کو جھوٹ سے اور نہ چھپاؤ حق کو درحالیکہ تم جانتے ہو) کیا خوب حضرات اہل سنت

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

تقیہ کے قائل بھی نہیں ہیں پھر ایسا ہی اخفا بھی ظاہر کرتے جاتے ہیں کیا وہ کلمات معاذ اللہ
من ہذا الاعتقاد حق و درست نہ تھے جو کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے واقعہ احد میں فرمائے
تھے اب آپ ہی فرما دیجئے کہ وبال کس کے واسطے لازم آیا **قولہ** اور وبال آخرت وہ ہے جو ارتکاب
بدعت و حرام کا عذاب ہوگا **اقول** بیشک وبال آخرت وہ ہے جو ارتکاب بدعت قول
الصلوٰۃ خیر من النوم کا اذان میں داخل کرنیوالوں کو عذاب ہوگا کیونکہ یہ قول نہ
بموجب حدیث عبداللہ بن زید اذان میں داخل ہے جسکے جو دو کلمے تھے نہ موافق حدیث ابو
محذورہ داخل اذان ہے بوجہ ہونے ترجیع و تثویب کے اور قول مذکور کے اذان میں بدعت
ہونے کی بحث شرح بخاری مجلد مذکورۃ القسط پارہ ۳ صفحہ ۱۳۱ سطر ۱۴ میں مرقوم ہے اور
حضرت اور شافعی کا ایک قول یہ ہے کہ تثویب بدعت ہے بحرین ہے کہ اسکو نکالا حضرت عمر نے
اور انکے بیٹے نے کہا یہ بدعت ہے اور حضرت علی مرتضیٰ سے منقول ہے انہوں نے جب یہ سنا
یعنی الصلوٰۃ خیر من النوم) تو کہا مت زیادہ کرو اذان میں جو اسمیں نہ تھا پھر ذکر کیا ابو محذورہ
اور بلال کی حدیث کو اور کہا ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ اگر یہ کلمہ اذان میں ہوتا تو حضرت علی اور
ابن عمر اور طاؤس اسکا انکار نہ کرتے) اور یہ جملہ مذکور چونکہ ذکر الٰہی عبادت ہے اور کوئی عبادت
بدعت ہے نہ حرام بلکہ جسقدر عبادت کیجائیگی موجب ثواب عظیم ہوگی **قولہ** امید ہے کہ حضرات
شیعہ اس معاملہ کو نہایت انصاف کے ساتھ فیصلہ کرینگے **اقول** امید ہے کہ حضرات سنت
و جماعت معاملہ اذان عبداللہ بن زید منسوخ اور اذان ابو محذورہ ناسخ کے برخلاف علماء اپنے
اور الصلوٰۃ خیر من النوم کہنے کی بدعت کا نہایت انصاف کے ساتھ فیصلہ کرینگے
اور اذان منسوخ میں جو فقرہ کم تھے اضافہ باقی اذانوں میں پڑھے جاتے ہیں جو کسی حدیث سے انکے ہاں ہرگز
ثابت نہیں آئندہ استعمال میں نہ لاوینگے ورنہ قول سعدی ع خلاف پیمبر کسے رہ گزید

یعنی قول اذان منسوخ و اذان ناسخ کے برخلاف علماء ... معاملہ ... الصلوٰۃ خیر من النوم کہ بدعت کی زیادتی کا فیصلہ

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید کا مصداق اپنے آپ کو ٹھیرائین گے **قولہ** اور ناحق اہلسنت کی دل آزاری کا
باعث نہ بنین گے **اقول** اور ناحق اہلسنت الصلوۃ خیر من النوم مثل العالم خیر من الکلب
کہکر اہل تشیع کی دل آزاری کا باعث نہ بنین گے **قولہ** اب اس معاملہ مین محدثین و فقہائے شیعہ نے جو
تصریح کی ہے اُسکو ملاحظہ فرمائے **اقول** اب اس معاملہ مین محدثین و فقہائے اہلسنت نے جو تصریح
کی ہے جسکو بعینہ ترقیم کیا اُسکو معائنہ فرمائے پھر حضرت قائل کی خیانت عبارت و بدنمائی جو
اُنہون نے محدثین و فقہائے شیعہ کی عبارات مین فرمائی ہے اُسکو ملاحظہ فرمائے **قولہ** من لایحضرہ الفقیہ
مین لکھا ہے روی ابوبکر الحضرمی و کلیب الاسدی عن ابی عبداللہ علیہ السلام انہ حکی
لھما الاذان فقال اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ اشھد
ان لا الہ الا اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوۃ
حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح حی علی خیر العمل حی علی خیر العمل اللہ اکبر
اللہ اکبر لا الہ الا اللہ لا الہ الا اللہ والاقامۃ کذلک ولا باس ان یقال فی صلوۃ الغداۃ علی اثر حی
علی خیر العمل الصلوۃ خیر من النوم مرتین للتقیۃ وقال مصنف ھذا
الکتاب ھذا ھو الاذان الصحیح لا یزاد علیہ ولا ینقص منہ والمفوضۃ لعنھم
اللہ قد وضعوا اخبارا وزادوا فی الاذان محمد وآل محمد خیر البریۃ وفی بعض روایاتھم
بعد اشھد ان محمدا رسول اللہ اشھد ان علیا ولی اللہ مرتین ومنھم
من روی بدل ذلک اشھد ان امیر المؤمنین حقا مرتین ولا شک فی ان علیا ولی اللہ
وانہ امیر المؤمنین حقا وان محمدا والہ خیر البریۃ ولکن لیس ذلک فی اصل الاذان
وانما ذکرت ذلک لیعرف بھذہ الزیادۃ المتھمون بالتفویض المدلسون انفسھم فی جملتنا
ترجمہ ابوبکر حضرمی اور کلیب اسدی کا بیان ہے کہ یہین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اذان

Presented By : Rana Jabir Abbas
Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

اور اقامت یون بتلائی ہے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ
الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ صلعم اشہد ان محمدا رسول اللہ صلعم حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ
حی علے الفلاح حی علے الفلاح حی علی خیر العمل حی علی خیر العمل اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اور
کچھ مضائقہ نہین اگر تقیہ سے صبح کی نماز کی اذان مین حی علی خیر العمل کے بعد دو مرتبہ الصلوٰۃ خیر
من النوم بھی کہدیا جائے۔ ابن بابویہ قمی مصنف اپنا عقیدہ ظاہر کرتے ہین کہ یہی اذان صحیح ہے
اسمین ہرگز کمی بیشی نہ کیجائے اور یہہ بھی لکھتے ہین کہ فرقہ مفوضہ نے (خدا کی اُس فرقہ پر لعنت ہو)
اپنی طرف سے روایتین بنالین اور بڑھا دیا اذان مین (محمد و آل محمد خیر البریہ) اور بعض اُنکی
روایتون مین ہے بعد اشہد ان محمدا رسول اللہ کے (اشہد ان علیا ولی اللہ) دو مرتبہ اور کسی نے
اُسکے بدلے اشہد ان امیر المومنین علیا حقا دو بار روایت کیا ہے۔ مصنف موصوف فرماتے ہین کہ اگرچہ
اسمین شک نہین کہ حضرت علی ولی اللہ کے ہین اور بیشک وہ سب مسلمانون کے سردار ہین اور محمد
اور انکی آل بہترین خلائق ہین مگر یہ الفاظ اصل اذان کے نہین اور میں نے اُنکا تذکرہ اس غرض سے
کیا کہ یہ لوگ فرقہ مفوضہ کی پہچانے جائیں کہ قریباً ہمارے گروہ مین شامل ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں (شیخ
لمعہ مین لکھا ہے ولا یجوز اعتقاد شرعیۃ غیر ھذہ الفصول فی الاذان والاقامۃ
کالتشھد بالولایۃ لعلی علیہ السلام وان محمدا وآلہ خیر البریۃ وان کان الواقع کذلک فما کل واقع حقا یجوز ادخالہ فی العبادات
الموظفۃ شرعا المحدودۃ من اللہ تعالیٰ فیکون ادخال ذلک فیھا بدعۃ وتشریعا کما لو زاد فی الصلوٰۃ رکعۃ او تشھدا ونحو ذلک
ترجمہ بجز ان فصول مذکورہ کے اور کلمات اذان اور اقامت مین شروع ہونیکا اعتقاد کرنا کسی طرح
جائز نہین مثلاً اشہد ان علیا ولی اللہ و ان محمدا و آلہ خیر البریہ اگرچہ واقع مین اسیطرح ہے کہ حضرت
علی ولی اللہ ہین اور محمد اور انکی آل بہترین خلائق ہین مگر کل امور واقعیہ کا عبادات زمانہ مین
جو اللہ کی طرف سے محدود ہین داخل کرنا جائز نہین اس بنا پر یہ باتین بدعت اور بنی شریعت قائم

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

کرنی ہے جیسے کوئی بڑہا وے نماز مین کوئی رکعت کوئی تشہد وغیرہ امورِ عبادات سے (رسالک مین
لکھا ہے) وکذالک یکرہ قول الصلوٰۃ خیر من النوم بل الاصح التحریم لان الاذان
والاقامۃ متلقیان من الشرّع کسائر العبادات فالزیادۃ فیہا تشریع محرم کما
یحرم زیادۃ محمّد وآلہ خیر البریّۃ **ترجمہ** اور اسیطرح الصلوٰۃ خیر من النوم کا کہنا مکروہ ہی بلکہ صحیح تو اسکا حرام
ہی ہونا ہے کیونکہ اذان واقامت کا ثبوت اور تلقین شرع شریف سے مثل اور عبادات کی ہی سو اُن مین
کچھ بڑہانا نئی شرع بنایا ہے جو یقینی حرام ہے جیسے کہ لفظ محمد وآلہ خیر البریہ کا بڑہانا حرام ہے (نہایہ مین ہی)
فاما ماروی فی الشواذ الاخبار من قول ان علیاً ولی اللّٰہ وال محمّد خیر البریّۃ مما لا یعمل
علیہ فی الاذان والاقامۃ فمن عمل بہا کان مخطیا **ترجمہ** وہ جو غیر معتبر روایتون مین ان علیًا ولی اللّٰہ وال
محمد خیر البریہ آیا ہے اذان واقامت مین اُنپر عمل کرنا نہین چاہیے اگر کریگا تو خطا وار ہوگا **اقول**
قائل صاحب کا ان عبارات کتب علمائی شیعہ کو جو اُنکی بحث سے بمراحل دور ہین نقل کرنا عین اُنکی
جہالت بے یاد ہوکہ دہری عدالت ہے کیونکہ ان قائل صاحب کا دعوی تو بقید چند روزہ زیادتی کلمات کا
تھا حیرت ہو کہ انہون نے عبارات کتب موصوفہ کو کس بات پر سند گردانا ان کتابون مین تو زیادتی ارکان
اذان واقامت کا انجانب مفوضہ لعنہم اللّٰہ پہلے ہی سے مذکور ہے شیعہ اثنا عشریہ تو زیادتی ارکان
کے قائل بھی نہین اور جو لوگ قائل ہین اُن ملعونون سے اور شیعہ اثنا عشریہ سے بمفاد عبارت جناب
شیخ صدوق علیہ الرحمہ خود بھی امتیاز و فرق تام حاصل ہے جو کہ فرمایا ہے وانما ذکرت ذٰلک
لتعرف بہذہ الزیادۃ الخ بنابرین ہم یقین کرتے ہین کہ ان حضرت قائل نے بہت بڑا دہوکہ دیا ہے
ورنہ یہ صاحب کوئی بہت بڑے اہلِ علمی نظر آتے ہین اور انکی جہالت دعمی کی ایک بڑی دلیل یہ ہے
کہ اپنی کتب کے مرویات سے بھی بے خبر اور محض بے بصر اور معرفت احکام سے اُنکے مطلق بے بہرہ اور
معرا ہین بھر منقولات کتب مقدسہ وصحائف مطہرہ ومعطرہ ومخازن علوم ومعادن علوم سے کیونکر

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

مستفیض ہوتے ہمارے ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین وارثان علوم حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ الغر المیامین کے تمام اقوال درحقیقت تفاسیر کلام رب العالمین ہین اور اُنکے تمام کلام ہونگا کیا ذکر کسی ایک فقرہ کے بھی مضمون فوائد شحون پر غور کیا جائے تو صاحب فہم سلیم اس بات کو صاف طور پر پائے کہ اُسکے ادراک جزئیات معانی سے عقل بشر سراسر عاجز ہے دیکھو حدیث حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک فقرہ (والاقامة کذلک) یہ ارشاد فیض بنیاد بعد اظہار ارکان وکلمات کے واقع ہو کر اس امر کا مقتضی ہے کہ متفق علیہ اذان واقامت کے ارکان بھی سات ہون اور مصنف من لا یحضرہ الفقیہ کی دلیل اس امر پر شاہد ہے کہ صرف یہی سات ارکان اذان واقامت ہین کما قال ھذا ھو الاذان الصحیح لا یزاد علیہ ولا ینقص منہ اور اسکے بعد ارشاد فرمایا والمفوضة لعنہم اللہ قد وضعوا اخبارا وزادوا فی الاذان الخ اور شارح لمعہ نے شروع عبارت مین فرمایا لا یجوز اعتقاد شرعیة غیر ھذہ الفصول فی الاذان و الاقامة کالتشہد بالولایة لعلی علیہ السلام اس سے ثابت ہوا کہ جو فرقہ ان سات ارکان سے زیادہ ارکان اذان واقامت کا قائل ہوگا وہ حسب مضمون عبارت جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرقہ مفوضہ لعنہم اللہ مین محسوب اور امت محمدی صلعم سے خارج ہوگا پس الصلوٰة خیر من النوم اذان مین داخل کرنیوالا فرقہ وامت حضرت ختمی مآب سے خارج سمجھا جائیگا اور مفوضہ کے بھائیون مین شمار ہوگا اسلئے کہ یہ فقرہ اذان مین وہ فرقہ داخل کرتا ہے اقامت مین نہین داخل کرتا حالانکہ دریں صورت حکم قول (والاقامة کذلک) بلکہ (والاذان کذلک) کی بھی تعمیل باقی نہ رہی کیونکہ اگر جملہ اوقات مین اذان حضرات سنت وجماعت کذلک یعنی مثل اقامت رہی تو صبح کو وہی اذان من دون کم وکاست ہوگئی اگر حضرات سنت وجماعت یہ فقرہ زیادہ نہ کرین تو ارکان ہفتگانہ مذہب شیعہ کی اذان مین صریح موجود ہے یعنی کلمہ حی علی خیر العمل اذان مین کہنا واجب ہے کہ

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

اذان مین پہلے ہی فرمادیا ہے پھر ارشاد کیا ہے والاقامۃ کذلک اس کلمہ کو ارکان اذان و
ارکان اقامت مین شمار نہین کیا جاتا اسلئے کہ کہنا انکا سنت ہی جیسا بحوالہ کتاب بخاری و مسلم قول
اول کے جواب مین مذکور ہو چکا ہے اس دعوی کی یہ دلیل ہے کہ ارکان وہی ہین جو اپنی ذات مین زیادت
و نقصان کو کسی وجہ سے کسی حالت مین قبول نکرین عدداً و وجوداً پس ناسخ و منسوخ مین ارکان کا
ہونا ضرور ہے دیکھو حدیث عبداللہ بن زید و حدیث ابی محذورہ اور شبہ و شبہ بہ مین بھی ضروری
جیسا کہ حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام مین آیا ہے والاقامۃ کذلک اور جو کہ محل تغیر ہوتا
ہے اس جیسا کہ وہ رکن نہین ہوتا پس کلمۂ حی علی خیر العمل یا کلمۂ اشہد ان امیر المؤمنین الخ
وغیرہ مملک کما فی عبارۃ الفقیہ جبکہ محل تخییر ہین تو یہ ہرگز ارکان اذان و اقامت مین شمار نہین ہوتے
باقی رہا یہ امر کہ حضرات سنت جماعت کی کتاب صحیح مسلم مین ۱۹ کلمات اذان اور ۱۷
کلمات اقامت مذکور ہین یہ امر بھی دو حال سے خالی نہین یا تو وہ دو کلمے انکے نزدیک داخل
ارکان ہین تو لازم آیا کہ انکے نزدیک ارکان اذان و اقامت آٹھ ہون اس صورت مین یہ حضرات مسلم و
متابعان مسلم انکے سب مفوضہ کے گروہ مین شامل ہوگئے یا وہ دو کلمے انکے نزدیک داخل ارکان نہین تو
ایک خاص فائدہ حاصل ہوا وہ یہ کہ اگر بدون داخل کرنے کے ارکان مین کوئی زیادت اقامت و اذان مین کیجائے
تو موجب معصیت نہو گا اگر موجب معصیت ہو گا تو وہی شخص جو انکا مانع ہو گا کیونکہ عبادت کو منع کرنا گناہ ہے
اور پہلے مذکور ہوا کہ ذکر علی عبادۃ اور نیز قول امام علیہ السلام (والاقامۃ کذلک) سے ثابت ہوا کہ
باوجود مذکور ہونے ان سترہ کلمات اور سات ارکان کے مفاد اقامت اور دو کلمے کی ذکر یا اظہار کرنے کا محتاج ہے اور
وہ دو کلمے قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ ہین جسطرح مفاد اقامت ان دو کلمے کہنے کا محتاج ہے ایسے ہی
مفاد اذان بھی ان دو کلمے کہنے کا محتاج ہے اور وہ دو کلمے بحکم ترجیح تکرار اشہد ان امیر المؤمنین الخ کے اور کہنے
اور ان کلمات کو کہنے کے بعد اذان کے انیس کلمے پورے ہونگے ایسے ہی اقامت کے دو کلمے قد قامت الخ سے

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

ستره کلمے پورے ہونگے تب صحت روایت مسلم اور تطابق فرمان امام علیہ السلام ٹھیک ٹھیک ہوگا جو فرمایا ہے کہ وہ لا قائم
کذلک باقی تشریح اسکی نقشہ اذان واقامت مین ہے اب ہم کہتے ہین کہ صرف یہی ذکر ارکان ہفتگانہ
اور کلمات ہفتگانہ بطریق مذکور حدیث امام علیہ السلام حضرات سنت وجماعت کے نزدیک اذان واقامت
مین مکتفی ہے یا نہین در صورت اولی کلمہ قد قامت الصلوٰۃ اقامت سے خارج ہوگیا - اور در صورت ثانیہ ضرور
ہوا کہ اذان مین بھی یہ ذکر ارکان وکلمات مذکورہ کافی ہو برائے تمام تشبیہ البتہ یہ سوال باقی رہا کہ حضرات
اہلسنت اب کیا فرمائینگے بجز زیادت دو کلمے کے تعداد کلمات اذان واقامت پوری ہی نہین ہوسکتی
جیسا کہ روایت مسلم مین ہے تو پھر اُن کلمات کی زیادہ کرنے مین دو حالتین پیدا ہونگی یا تو زیادتی موجب معصیت
ہوگی یا نہوگی در حالت اول کلام امام ولا باس ان یقال فی صلوۃ الغداۃ علی اثر حی علی خیر العمل الصلوۃ
خیر من النوم مرتین للتقیہ سے ظاہر ہے کہ جس کلمہ بدعت کو حالت تقیہ مین بھی ترک کرنا
اولی ہے بفاد لا باس اگر اُسکے کہنے کا بوجہ تقیہ اذان مین اتفاق ہو بعد حی علی خیر العمل اذان صبح مین تو گناہ
نہوگا اس حکم سے صاف ظاہر ہوا کہ کلمہ اشہد ان امیر المؤمنین علیا ولی اللہ خلیفۃ رسول اللہ بلا فصل
جسکا کہنا باعث اجر جزیل وثواب جمیل اور سنت موکدہ ہے کیونکر گناہ ہوسکتا ہے اس مضمون پر عبارت شرح لمعہ جسکو
حضرت قائل نے مثل قول لا تقربوا الصلوۃ وترک وانتم سکاریٰ کے جز جز کی منافی سمجھکر تحریر نہ فرمایا گذاشت
کیا ہے شاہد ہے وہو ہذا بعینہ وبالجملۃ فذلک من احکام الایمان لا من فصول الاذان یعنی یہ کلمہ احکام ایمان
سے ہے فصول اذان سے نہین اور جو کلمہ احکام ایمان سے ہوگا وہ عبادت ہوگا اور ذکر علی عبادۃ حدیث متفق علیہ ہے
کما مر ازان پھر اُس قول کے بعد شارح لمعہ نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ فی المبسوط اطلق عدم الاثم بہ ومثلہ للمصنف فی البیان
یعنی کتاب مبسوط مین مرقوم ہے کہ کسیطرح اس کلمہ کا کہنا گناہ ہی نہین اور اسی کی مثل مصنف لمعہ نے اپنی کتاب بیان
مین تحریر فرمایا ہے انتہی ملخصہ حضرات ناظرین بعین انصاف بلا لحاظ جدل واعتساف ملاحظہ فرمائین کہ اس قادح نے
کس درجہ کی خیانت عبارت مین کی ہے اور مضمون عبارت پر اپنے دعوی کے اثبات مین جسارت کی ہے لیکن بحمد

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

بحمد اللہ تعالیٰ کہ ہمنے عبارات کتب شیعہ کا تطابق مرویات و منقولات کتب اہلسنت سے بنا بر معتقدات و مسلمات حضرات سنیہ احاطہ تحریر مین لا کر ناظرین منصفین کو انکی اُس جسارت کی خسارت بخوبی دکھلا دی اور جو قباحت و شقاوت اُنکی تحریر پُر تزویر سے لازم آتی تھی بلا سر اُٹھاوی اگر حضرت قائل اور اُنکے ہمطریق لوگون کو اپنی مرویات منقولات کتب پر اعتماد اور اپنے علماء و ائمہ کے اقوال پر سچا سچا اعتقاد ہے تو جس فقرہ کے کہنے کا جواز اذان مین اُن منقولات اور نیز منقولات کتب شیعہ سے بالمطابقت پایا جاتا ہے یعنی فقرہ حی علی خیر العمل اور فقرہ اشہد ان امیر المؤمنین الخ کے کہنے کا اسکو مثل شیعیان امیر المومنین خود بھی اذان مین استعمال فرمائین اور جس فقرہ کے کہنے کا جواز اذان مین اُن منقولات و نیز منقولات کتب شیعہ سے بالمطابقت نہین پایا جاتا بلکہ اُسکی حرمت و بدعت کا حکم دونو فریق کی کتابون سے بالاتفاق ثابت ہے یعنی الصلوٰۃ خیر من النوم کہنے کی حرمت و بدعت کا اُسکو مثل شیعیان امیر مومنان خود بھی اذان مین کبھی زبان پر نہ لائین تا کہ وبال دنیوی و اخروی سے نجات پائین پھر اتحاد و یکجہتی کا لطف اُٹھائین شعر وہ بات ہی پہ صلح کا دار و مدار ہے ✤ پر صلح تم کرو نہ کرو اختیار ہے ✤ فالحمد للہ علی نعمائہ الکاملۃ والشکر علی الائہ الشاملۃ ان قد وقع الفراغ لنا عن اسوداد ھذا الجواب فی الیوم الثانی من شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدیً للناس وبینات من الھدیٰ والفرقان سنۃ اثنا عشرۃ بعد الف وثلثمأت لثلث من ہجرۃ سید الانس والجان علیہ وآلہ صلوات اللہ الملک الدیان وانا احقر عباد اللہ السید بہادر شاہ علی اعطاہ اللہ خیر ما یتمنا بالنبی والوصی الذی مدحہ اللہ العلیم فی کتابہ الکریم وان من شیعتہ لابراھیم

قد تمت بالخیر

بموجب جملہ کتب احادیث حضرات سنت جماعت اذان و اقامت کے دو طریقے ثابت ہوتے ہین طریق اول عبد اللہ بن زید کی خواب مشورہ جسنے صحابہ کا ہی بروایت کتاب صحیح بخاری شریف یہ طریقہ سنہ ہجری مین بعہد مرحمت حنین منسوخ ہو گیا اور ناسخ اسکا حدیث حضرت صلعم کا تعلیم فرمانا ہے ابو محذورہ صاحب کو

Contact: jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented By : Rana Jabir Abbas

جو کہ کتاب صحیح مسلم چھاپہ کلان جلد اول صفحہ ۱۶۵ پر موجود ہے دیکھو مخفی نہ رہے کہ اذان کے ۱۴ کلمات و اقامت کے ۹ کلمات طریق عبداللہ مذکور کے تھے جو منسوخ ہے اور ۱۹ کلمات اذان و ۱۷ کلمات اقامت کے حدیث ناسخ ابو محذورہ کے ہیں ہر دو طریق کو نقشہ ذیل سے خوب معلوم کر لو تم ÷

کلمات اذان و اقامت کے	طریق منسوخ اذان	طریق منسوخ اقامت	طریق ناسخ اذان	طریق ناسخ اقامت	کیفیت عمل اہل سنت جماعت کے
اللہ اکبر ابتدا میں	۲	۱	۴	۲	ان ہر ستہ رکن واجب میں عمل حدیث
اشہد ان لا الہ الا اللہ	۲	۱	۲	۲	ناسخ حضرت ابو محذورہ والی پر کرتے ہیں
اشہد ان محمد الرسول اللہ	۲	۱	۲	۲	جو مرویات مسلم سے ہے
اشہد ان امیر المومنین الخ	.	.	۲	۲	بعد اقرار و اثبات کے تارک سنت و عامل منسوخ ہیں
حی علی الصلوٰۃ	۲	۱	۲	۱	ان ہر دو رکن میں برخلاف ناسخ و منسوخ
حی علی الفلاح	۲	۱	۲	۱	عمل کرتے ہیں اپنی اقامت میں
حی علی خیر العمل تثویب	.	.	۲	۲	بعد ثبوت ہونے سنت رسول و فعل صحابہ کہ اذان و اقامت میں عامل منسوخ ہیں
الصلوٰۃ خیر من النوم بدعت ہے	.	.	.	.	اور خود اقرار بدعت برخلاف ہر دو طریق عمل ہے
قد قامت الصلوٰۃ سنت	.	۲	.	۲	موافق سنت عمل ہے متفق علیہ
اللہ اکبر آخر کو	۲	۱	۲	۲	یہ رکن طریق ناسخ عمل میں لاتے ہیں بدون
لا الہ الا اللہ	۲	۱	۱		منع

مخفی نہ رہے کہ مجھ حقیر کو تحقیق ہوا کتب شیعہ اثنا عشریہ سے وہ یہ کہ ۱۹ کلمے اذان و ۱۷ کلمے اقامت کے ہیں وجہ کہ حی علی دو دو بار ہیں۔ اور کلمہ اشہد ان امیر المومنین الخ اذان میں ایکبار۔ اور لا الہ الا اللہ اقامت میں ایکبار ہے ÷

اطلاع

جملہ گروہ مومنین و تابعان ائمہ معصومین و حامیان دین سید المرسلین کو معلوم ہو کہ ایک مناظرہ نگینہ اور ایک کتاب دلائل الصادقین فی تردید خلافت اسلام خلفاء مضلین اور ایک کتاب براہین بازغہ فی جواب کتاب حجۃ بالغہ اور ایک کتاب سلاطین واعظ و حجۃ الغرا اور ایک کتاب کلان میزان الحق والباطل فی رد الموسی المارد و العاطل جو کہ توریت انجیل زبور فرقان اور چار تحفہ ساقہ النظر ہمان سے تطبیق دیکر ایک ہزار دو سو چاسی دلیل کے ساتھ مذہب شیعہ اثنا عشریہ کی حقیقت و صداقت اور مذاہب غیر کا کفر بے علامت ثبوت کی گئی ہے جو کہ ۱۲ جلدیں ہیں اور ہر ایک جلد ۱۲ جزو مشتمل ہے تحفہ کلان باو اسی کی بہر بنا بر طلب اجازت موجود ہے ... والسلام

علینا ما وجدنا ... او لو کان آباءهم لا یعقلون شیئا ولا یهتدون

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas